باب سوم — سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سیرتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مدنی دور)

فتح مکہ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 7: فتح مکہ پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

جواب:

فتح مکہ کے اسباب

فتح مکہ کے درج ذیل اسباب ہیں:

قبیلہ بنو بکر کی وعدہ خلافی:

6 ہجری میں صلح حدیبیہ کے موقعے پر عرب قبائل میں سے بنو خزاعہ مسلمانوں کے حلیف بنے، بنو بکر نے قریش مکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا اور یہ معاہدہ ہوا کہ فریقین دس تک ایک دوسرے سے جنگ نہیں کریں گے۔

قبیلہ بنو خزاعہ پر حملہ:

لیکن اٹھارہ (۱۸) ماہ بعد بنو بکر نے اچانک صلح کا معاہدہ توڑتے ہوئے بنو خزاعہ پر حملہ کر دیا اور حرم کعبہ میں بھی بنو خزاعہ پر لڑائی مسلط کی۔

بنو خزاعہ کی مسلمانوں سے مدد کی درخواست

بنو خزاعہ نے مسلمانوں سے مدد مانگی۔

صلح کی شرائط:

بنی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ

- بنو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں
- معاہدے سے دست بردار ہو جائیں
- صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں

قریش مکہ کی جنگ کے لیے آمادگی:

قریش مکہ نے جنگ کرنا قبول کیا۔

مسلمانوں کی پیش قدمی:

آخر 8 ہجری 10 رمضان المبارک کو مسلمان تقریباً دس ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ مکرمہ کے نواح میں جا پہنچے۔

جنگی حکمت عملی:

مر الظہران کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا پرچم حضرت زبیر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے پاس تھا۔

اسلامی لشکر کی مکہ میں آمد:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرما رہے تھے، آج اللہ تعالٰی کعبہ مقدسہ کو خصوصی عظمت بخشے گا اور آج کعبہ کو نیا غلاف پہنایا جائے گا۔ مختصر جھڑپ کے بعد اسلامی لشکر، شہر مکہ میں داخل ہو گیا۔

LAST HOPE STUDY

قریش مکہ کا قبول اسلام:

اسلامی لشکر کا جاہ و جلال دیکھتے ہوئے قریش مکہ کے بہت سے سرداران اسلام قبول کیا جن میں سر فہرست ابوسفیان، بدیل بن ورقا اور حکیم بن حزام جیسے لوگ شامل تھے۔

نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صحابہ کو ہدایات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دس ہزار کے لشکر کی موجودگی کے باوجود صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو ہدایات جاری فرمائیں کہ جو شخص پناہ طلب کرے اسے پناہ دی جائے، عورتوں اور بچوں پر تلوار نہ اٹھائی جائے، جو شخص ابوسفیان کے گھر پناہ لے، اس کو بھی کچھ نہ کہا جائے، جو ہتھیار ڈال دیں یا اپنے گھر کا دروازہ بند کر دیں ان سب کے لیے امان ہے۔

عام معافی کا اعلان:

فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر انتہائی عجز و انکسار کے جذبات غالب تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی اونٹنی قصوا پر سوار تھے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا سر، انور اونٹنی کی کوہان کو چھو رہا تھا، زبان پر سورۃ الفتح کی آیات جاری تھیں، آخر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آج میں تمہارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی بازپرس نہیں ہوگی۔ اہل مکہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس حسن سلوک اور عفو و درگزر سے انتہائی متاثر ہوئے اور جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنے بدترین دشمنوں کو معاف کر دینا عفو و درگزر کی شاندار مثال ہے۔

حق آگیا اور باطل مٹ گیا:

پھر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک لکڑی پکڑی ہوئی تھی جس سے بتوں کو گراتے جاتے تھے اور اس آیت کی تلاوت فرما رہے تھے:

وَقُلْ جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ ٱلْبَـٰطِلُ ۚ إِنَّ ٱلْبَـٰطِلَ كَانَ زَهُوقًا

ترجمہ: حق آگیا اور باطل مٹ گیا، بے شک باطل مٹنے ہی والا ہے۔

کعبہ پر اذان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیت اللہ کے اندر دو رکعت نماز پڑھی اور باہر نکل کر خانہ کعبہ کی چابی حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سپرد فرمائی، حجر اسود کو بوسہ دیا، حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے خانہ کعبہ کی چھت پر چڑھ کر اذان دی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دست مبارک پر مردوں اور عورتوں کی بھاری تعداد نے اسلام قبول کیا۔

دین اسلام کا غلبہ:

فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبول اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہل اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی، دشمنان اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چند دن مکہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا مکہ مکرمہ کے گردونواح میں جو بڑے بڑے بت خانے تھے، ان کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 19: فتح مکہ کا واقعہ کب پیش آیا؟

جواب: **فتح مکہ کا واقعہ**

آٹھ ہجری 10 رمضان المبارک کو فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔

سوال20: فتح مکہ کے موقع پر کن تین صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو لشکر کا امیر مقرر کیا گیا؟

جواب:

لشکر کا امیر

مر الظہران کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میمنہ (دایاں حصہ)، حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو میسرہ (بایاں حصہ) اور حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو پیدل لشکر کا امیر مقرر فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا پرچم حضرت زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تھا۔

سوال21: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

عام معافی کا اعلان

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آج میں تمہارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہو گی۔

سوال22: فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب:

حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی سعادت

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا۔

سوال23: اس سبق میں ہمارے لیے کیا درس ہے؟

جواب:

فتح مکہ کا درس

اس سبق سے ہمیں درس حاصل ہوتا ہے کہ ہم اپنے بدترین دشمن کے ساتھ حسنِ سلوک اور عفو و درگزر کا رویہ اپنائیں۔

سوال24: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کو صلح کے لیے کون سی تین شرائط بتائیں؟

جواب:

صلح کی شرائط

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قریش مکہ کو تین شرائط پر صلح کا پیغام بھیجا کہ

- بنو خزاعہ کے مقتولوں کی دیت ادا کریں
- معاہدے سے دست بردار ہو جائیں
- صلح ختم کر کے جنگ کا اعلان کریں

سوال25: فروغِ اسلام کے حوالے سے فتح مکہ کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔

جواب:

فتح مکہ کی اہمیت

فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبول اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، اسلام اور اہل اسلام کو عظمت و شان حاصل ہوئی، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چند دن مکہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا مکہ مکرمہ کے گردونواح میں جو بڑے بڑے بت خانے تھے، ان کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

19۔ فتح مکہ کے اسباب میں سے ہے:

(A) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ (B) بدر کے مقتولین کا انتقام (C) بنو خزاعہ پر حملہ (D) قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ

20۔ فتح مکہ کے موقع پر دارالامن قرار دیا گیا:

(A) حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر (B) حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا گھر

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر (D) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر

21۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام ہے:

(A) قصوا (B) براق (C) ناقۃ (D) ذوالفقار

22۔ فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے:

(A) صبر و تحمل کی (B) عفو و درگزر کی (C) سخاوت کی (D) ایثار و قربانی کی

23۔ فتح مکہ کے موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:

(A) حضرت طلحہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے (B) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے

(C) حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے (D) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے

24۔ صلح حدیبیہ ہوا:

(A) 2 ہجری (B) 4 ہجری (C) 6 ہجری (D) 8 ہجری

25۔ صلح حدیبیہ میں کون سا عرب قبیلہ مسلمانوں کا حلیف بنا؟

(A) بنو قریش (B) بنو خزاعہ (C) بنو بکر (D) بنو امیہ

26۔ صلح حدیبیہ میں قریش مکہ کا ساتھ دیا:

(A) بنو قریش (B) بنو خزاعہ (C) بنو بکر (D) بنو امیہ

27۔ صلح حدیبیہ میں کتنے سال تک جنگ نہ کرنے کا معاہدہ ہوا؟

(A) 5 سال (B) 10 سال (C) 15 سال (D) 20 سال

28۔ صلح حدیبیہ کا معاہدہ کس قبیلے نے توڑا؟

(A) بنو قریش (B) بنو خزاعہ (C) بنو بکر (D) بنو امیہ

29۔ فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا؟

(A) 8 ہجری 10 رمضان المبارک (B) 10 ہجری 20 رمضان المبارک

(C) 11 ہجری 15 رمضان المبارک (D) 12 ہجری 21 رمضان المبارک

30۔ فتح مکہ کے موقع پر مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی:

(A) 5 ہزار (B) 10 ہزار (C) 15 ہزار (D) 20 ہزار

31۔ فتح مکہ کے موقع پر اسلامی لشکر کا پرچم کس کے پاس تھا؟

(A) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (B) حضرت زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

(C) حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (D) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

32۔ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم کی زبان پر سورہ_______ کی آیات جاری تھیں۔

(A) سورۃ الاخلاص (B) سورۃ الکوثر (C) سورۃ الفتح (D) سورۃ المائدہ

33۔ خانہ کعبہ میں بتوں کی تعداد تھی؟

(A) 300 (B) 320 (C) 360 (D) 400

34۔ کس صحابی نے خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دی؟

(A) حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (B) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

(C) حضرت بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ (D) حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ

﴾کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴿

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	C	D	B	A	A	C
16	15	14	13	12	11	10	9
C	C	C	B	B	A	C	B

مشقی سوالات

.7 **درست جواب کا انتخاب کریں:**

(i) **فتح مکہ کے اسباب میں سے ہے:**

(A) مدینہ منورہ کی چراگاہ پر حملہ (B) بدر کے مقتولین کا انتقام (C) بنو خزاعہ پر حملہ (D) قریش کے معاشی مفادات کا تحفظ

(ii) **فتح مکہ کے موقع پر دارالامن قرار دیا گیا:**

(A) حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر (B) حضرت عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر (D) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا گھر

(iii) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام ہے:**

(A) قصوا (B) براق (C) ناقۃ (D) ذوالفقار

(iv) **فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف سے کفار کے لیے عام معافی کا اعلان علامت ہے:**

(A) صبر و تحمل کی (B) عفوو درگزر کی (C) سخاوت کی (D) ایثار و قربانی کی

(v) **فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خانہ کعبہ کی چابی سپرد کی:**

(A) حضرت طلحہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے (B) حضرت طلحہ بن عبیداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے

(C) حضرت عثمان بن عفان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے (D) حضرت عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے

﴾مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴿

5	4	3	2	1
D	B	A	A	C

.8 **مختصر جواب دیں:**

سوال7: فتح مکہ کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عام معافی کا اعلان کرتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **عام معافی کا اعلان**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ آج میں تمہارے ساتھ اسی سلوک کا اعلان کرتا ہوں جو میرے بھائی حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام اہل مکہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جاؤ آج تم سب آزاد ہو، آج تم سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی۔

سوال8: فتح مکہ کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کیا سعادت حاصل ہوئی؟

جواب: **حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی سعادت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے خانہ کعبہ کو تین سو ساٹھ بتوں سے پاک فرمایا۔

سوال9: فروغ اسلام کے حوالے سے فتح مکہ کی اہمیت مختصراً بیان کریں۔

جواب: **فتح مکہ کی اہمیت**

فتح مکہ کے نتیجے میں قریش کے تمام قبائل نے قبول اسلام میں پہل کی، حتیٰ کہ صرف دس روز میں دو ہزار لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، دین اسلام کو غلبہ

حاصل ہوا، اسلام اور اہل اسلام کو عظمت وشان حاصل ہوئی، دشمنانِ اسلام کی سازشیں دم توڑ گئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قائدانہ صلاحیتیں رنگ لے آئیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چند دن مکہ میں ہی قیام پذیر رہے اور حضرت عتاب بن اُسید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کو مکہ مکرمہ کا امیر مقرر فرمایا مکہ مکرمہ کے گردونواح میں جو بڑے بڑے بت خانے تھے، ان کو ختم کرنے کے لیے مجاہدین کے دستے روانہ فرمائے۔

.9 تفصیلی جواب دیں:

سوال 3: فتح مکہ پر تفصیلی نوٹ تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

سرگرمیاں:

- طلبہ نقشے، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی مسافت کا جائزہ لیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ سے فتح مکہ کے متعلق ایک فہرست تیار کروائیں جس میں لشکر کی تعداد جھنڈوں کی تعداد اور علم برداروں کے نام وغیرہ شامل ہوں۔

غزوہ حُنین

تفصیلی سوالات

سوال 1: غزوہ حنین پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت واستقامت**

وادی حنین:

مکہ مکرمہ سے چالیس (۴۰) کلومیٹر کے فاصلے پر واقع وادی حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔ انھوں نے فتح مکہ کے بعد ارد گرد کے قبائل کو مسلمانوں کی مخالفت پر اکسا کر اپنے ساتھ ملا لیا اور مکہ مکرمہ پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کرنے لگے۔

اسلامی لشکر کی روانگی:

فتح مکہ کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ میں انیس (۱۹) دن قیام کرنے کے بعد شوال ۸ ہجری کی بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ وادی حنین کی جانب روانہ ہوئے۔

ظاہری طاقت پر اترانا:

لشکر کی تعداد دیکھ کر بعض نو مسلموں کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ آج کوئی طاقت ہمیں شکست سے دوچار نہیں کر سکتی، ان کا یوں اپنی ظاہری طاقت و کثرت تعداد پر اترانا اللہ تعالٰی کو پسند نہ آیا۔

کفار کی جنگی حکمتِ عملی:

ادھر دشمنان، اسلام مسلمانوں سے پہلے میدان میں پہنچ کر جنگی تدابیر اختیار کر چکے تھے، جیسے ہی مسلمان میدان جنگ میں اترے، کفار نے اچانک حملہ کرتے ہوئے مسلمانوں پر تیروں کی بارش کر دی، جس کی وجہ سے بدنظمی پیدا ہوئی۔

مسلمانوں کی عارضی شکست:

مسلمان اچانک اس قدر شدید حملے سے بوکھلا گئے اور عارضی طور پر مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑنے لگے اور بظاہر یوں لگا کہ مسلمان یہ جنگ ہار جائیں گے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت:

اس موقعے پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بے مثال جرات و بہادری کا مظاہرہ کرتے ہوئے میدان میں ڈٹے رہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے خچر پر سوار تھے، جس کی رکاب حضرت ابوسفیان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے اور لگام حضرت عباس رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے پکڑ رکھی تھی۔

اللہ پر توکل:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

''اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ...... اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ''

''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں'' (صحیح بخاری:4315)

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اللہ تعالٰی کی ذات پر بھروسا اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالٰی ہماری ضرور مدد فرمائے گا اور دین اسلام کو غلبہ حاصل ہو گا۔

حضرت عباس کا مسلمانوں کو پکارنا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے فرمایا کہ مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کے لیے پکاریں، چناچہ انھوں نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکار اور کہا'' بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟'' یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی ہی دیر میں میدان جنگ مجاہدین سے بھر گیا، بنو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی، جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

معجزاتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

غزوہ حنین میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو متعدد معجزات عطا فرمائے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے لڑائی کی شدت دیکھ کر مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور کفار کی طرف پھینکی۔ وہ مٹھی بھر خاک دشمن کے ہر شخص کی آنکھ میں چلی گئی، دشمن کی صفیں بکھر گئیں اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اللہ تعالٰی نے اس غزوے میں فرشتوں کے ذریعے سے مسلمانوں کی مدد فرمائی۔

حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے تنہا تیس (۳۰) مشرکوں کو قتل کیا، جبکہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔ اس غزوہ میں چار مسلمان شہید ہوئے۔

مالِ غنیمت:

غزوہ حنین میں اللہ تعالٰی نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

مالِ غنیمت کی تقسیم:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مال غنیمت فوراً تقسیم نہیں کیا بلکہ دو ہفتے تک انتظار فرمایا تھا کہ شاید بنو ہوازن اسلام قبول کر لین اور مال غنیمت ان کو واپس کر دیا جائے، لیکن ایسا نہ ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مال غنیمت تقسیم فرما دیا۔

اسلام کی ترویج:

غزوہ حنین کی وجہ سے متعدد قبائل دائرہ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام مزید دور دراز کے علاقوں تک پھیل گیا۔

ارشادِ ربانی:

غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت وفتح کے متعلق اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ فِى مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْـًٔا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمہاری کثرت نے تمہیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو ہو (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔''

قرآن میں ذکر:

غزوۂ حنین اور غزوۂ بدر ہی دو غزوات ہیں، جن کے نام قرآنِ مجید میں آئے ہیں۔

حاصلِ کلام:

اللہ تعالیٰ نے آزمائش سے دوچار کر کے بتا دیا کہ مسلمانوں کو کبھی بھی اپنی تعداد اور ساز و سامان کی فراوانی پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ اللہ پر توکل رکھتے ہوئے ہمیشہ عجز وانکسار کی روش اپنانی چاہیے، کیوں کہ کثرت کے باوجود شکست کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالٰی کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال واسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالٰی کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالٰی سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: وادی حنین میں کون سے قبائل آباد تھے؟

جواب: **وادی حنین کے قبائل**

مکہ مکرمہ سے چالیس (۴۰) کلو میٹر کے فاصلے پر واقع وادی حنین میں بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبائل آباد تھے، جن کو اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا، وہ مسلمانوں کی طاقت کو تسلیم کرنے پر راضی نہ تھے۔

سوال 2: غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کتنے کفار کو واصلِ جہنم کیا؟

جواب: **حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ**

غزوہ حنین میں حضرت ابو طلحہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تنہا تیس (۳۰) مشرکوں کو قتل کیا، جبکہ مرنے والے کفار کی کل تعداد تین سو سے زائد تھی۔

سوال 3: غزوہ حنین کے موقع پر حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کس طرح مسلمانوں کو پکارا؟

جواب: **حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ**

حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بلند آواز سے مجاہدین کو پکار اور کہا" بیعت رضوان والو! کہاں ہو؟" یہ آواز سن کر تمام مسلمان واپس مڑے اور تھوڑی ہی دیر میں میدان جنگ مجاہدین سے بھر گیا، بنو ہوازن کے خلاف گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی، جلد ہی دشمن کے پاؤں اکھڑنے لگے۔

سوال 4: غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد مبارک**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:

''اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ...... اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ''

''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں'' (صحیح بخاری: 4315)

سوال 5: قرآن مجید میں کن دو غزوات کے نام کا ذکر ہوا ہے؟

جواب: **قرآن مجید میں ذکر**

غزوہ حنین اور غزوہ بدر ہی وہ دو غزوات ہیں جن کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں۔

سوال 6: غزوہ حنین میں مسلمانوں کو کیا مالِ غنیمت حاصل ہوا؟

جواب: **مالِ غنیمت**

غزوہ حنین میں اللہ تعالٰی نے اہل اسلام کو بے شمار مال غنیمت عطا فرمایا۔ اس مال غنیمت میں چھے ہزار جنگی قیدی، چوبیس ہزار اونٹ چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی شامل تھی۔

سوال 7: غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت فتح کے متعلق اللہ تعالٰی نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **اللہ تعالٰی کا ارشاد**

غزوہ حنین میں مسلمانوں کی نصرت و فتح کے متعلق اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ فِى مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْـًٔا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ ٱلْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ

ترجمہ: یقیناً اللہ تمہاری مدد کر چکا ہے بہت سے مواقع پر اور (خصوصاً) حنین کے دن بھی جب کہ تمہاری کثرت نے تمہیں ناز میں مبتلا کر دیا تھا تو ہو (کثرت) تمہارے کچھ بھی کام نہ آئی اور زمین تم پر (اپنی) وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم نے پیٹھ پھیر کر (میدان سے) رُخ موڑ لیا۔"

(سُوْرَۃُ التوبہ: 25)

سوال8: غزوہ حنین سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب:

غزوہ حنین

اس غزوے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔ ظاہری مال واسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **وادیِ حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے:**

(A) بیس کلومیٹر (B) تیس کلومیٹر (C) چالیس کلومیٹر (D) پچاس کلومیٹر

2۔ **وادی حنین میں آباد تھے:**

(A) بنو نضیر و بنو قینقاع (B) بنو قریظہ و بنو سلیم (C) بنو اوس و خزرج (D) بنو ہوازن و بنو ثقیف

3۔ **غزوہ حنین کے دوران میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کفار مکہ پر پھینکی:**

(A) مٹھی بھر خاک (B) زنجیر (C) تلوار (D) زرہ

4۔ **غزوۂ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:**

(A) توکل کا (B) عفوودرگزر کا (C) کفایت شعاری کا (D) رواداری کا

5۔ **غزوہ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:**

(A) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ (B) حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ

(C) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ (D) حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ

6۔ **غزوۂ حنین کا واقعہ پیش آیا:**

(A) 6ہجری (B) 8ہجری (C) 10ہجری (D) 12ہجری

7۔ **فتح مکہ کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مکہ میں کتنے دن قیام کیا؟**

(A) 15دن (B) 19دن (C) 21دن (D) 25دن

8۔ **غزوۂ حنین میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی:**

(A) 10ہزار (B) 12ہزار (C) 14ہزار (D) 16ہزار

9۔ **غزوۂ حنین میں ابتدائی طور پر مسلمانوں کی شکست کی وجہ تھی:**

(A) گھمنڈ (B) دشمن کی تعداد (C) ناکام جنگی حکمت عملی (D) بزدلی

10۔ **غزوۂ حنین میں کس صحابی نے تنہا 30 مشرکوں کو قتل کیا؟**

(A) حضرت ابوطلحہ انصاری رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ (B) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ

(C) حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ (D) حضرت ابوعبیدہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ

11۔ **غزوۂ حنین میں مشرکین مارے گئے:**

(A) 200 (B) 300 (C) 400 (D) 500

12۔ **غزوۂ حنین میں مسلمان شہید ہوئے:**

(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

13۔ **کن دو غزوات کے نام قرآن مجید میں آئے ہیں؟**

(A) غزوہ حنین وبدر (B) غزوہ بدر و اُحد (C) غزوہ حنین و اُحد (D) غزوہ اُحد و احزاب

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

7	6	5	4	3	2	1
B	B	A	A	B	D	C
	13	12	11	10	9	8
	A	D	B	A	A	B

مشقی سوالات

.1 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) وادیِ حنین کا مکہ مکرمہ سے فاصلہ ہے:
(A) بیس کلومیٹر (B) تیس کلومیٹر (C) چالیس کلومیٹر (D) پچاس کلومیٹر

(ii) وادی حنین میں آباد تھے:
(A) بنو نضیر و بنو قینقاع (B) بنو قریظہ و بنو سلیم (C) بنو اوس و خزرج (D) بنو ہوازن و بنو ثقیف

(iii) غزوہ حنین کے دوران میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کفار مکہ پر پھینکی:
(A) مٹھی بھر خاک (B) زنجیر (C) تلوار (D) زرہ

(iv) غزوہ حنین سے ہمیں سبق ملتا ہے:
(A) توکل کا (B) عفو و درگزر کا (C) کفایت شعاری کا (D) رواداری کا

(v) غزوہ حنین میں بکھرنے والوں کو آواز دے کر اکٹھا کرنے والے تھے:
(A) حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (B) حضرت عباس بن عبد المطلب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ
(C) حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (D) حضرت زید بن حارثہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
A	A	B	D	C

.2 مختصر جواب دیں:

سوال 1: غزوہ حنین کے موقع پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کسطرح جرات و بہادری اور استقامت کا مظاہرہ فرمایا:

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد مبارک**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خچر سے اترے اور درج ذیل کلمات ادا کرتے ہوئے دشمن کی طرف چل پڑے:
''اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ...... اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ''
''میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں'' (صحیح بخاری: 4315)

سوال 2: غزوہ حنین کے کوئی سے دو نتائج تحریر کریں۔

جواب: **غزوہ حنین کے نتائج**

غزوہ حنین کے نتائج درج ذیل ہیں:

- ہمیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد پر یقین رکھنا چاہیے۔
- ظاہری مال و اسباب پر بھروسا کرنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے نصرت اور مدد کی دعا کرنی چاہیے۔

سوال 3: مشکل حالات میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کس طرح اپنے حواس کو قابو میں رکھا جا سکتا ہے؟ غزوہ حنین کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب: **اخلاقی سبق**

غزوہ حنین کے موقع پر مسلمانوں نے اپنی تعداد اور طاقت پر بھروسہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے انھیں یاد دلایا کہ فتح صرف اسی کے حکم سے ہوتی ہے۔ مشکل حالات

میں ثابت قدم رہنے کے لیے اللہ پر بھروسہ رکھنا، دعا اور صبر سے کام لینا، اپنے مقصد پر توجہ مرکوز رکھنا اور ایمان و توکل کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ کامیابی انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے ملتی ہے۔

3. **تفصیلی جواب دیں:**

سوال 1: غزوہ حنین پر تفصیلی روشنی ڈالیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوالات

سرگرمیاں:

- طلبہ اس سبق کی روشنی میں نبی کریم ﷺ کی بہادری اور شجاعت پر ایک مضمون تحریر کریں۔
- اساتذہ کرام کمرہ جماعت میں غزوہ حنین کے واقعات پر ذہنی آزمائش کے مقابلے کا اہتمام کروائیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کی نقش، گلوب یا گوگل میپ وغیرہ کی مدد سے مکہ مکرمہ سے حنین تک کی مسافت کا جائزہ لینے میں رہنمائی کریں۔
- طلبہ غزوہ حنین کے فتح پر ایک رپورٹ تیار کریں اور کمرہ جماعت میں پیش کریں۔

عام الوفود

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: عام الوفود سے کیا مراد ہے؟ وضاحت کریں۔

جواب:

عام الوفود

معنی و مفہوم:

عام کا معنیٰ "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنیٰ، لوگوں کی جماعت، ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

اسلام کی اشاعت:

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

وفود کا قیام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔

اسلام جزیرہ عرب میں:

ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دور رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔

حسنِ انتظام:

وفود کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حُسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے جزیرہ نما عرب میں اسلام تیزی پھیلنے لگا۔

سوال 2: وفد بنو تمیم اور وفد عبد القیس کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کے احوال بیان کریں۔

جواب:

وفد بنو تمیم اور وفد عبد القیس

عام کا معنیٰ "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنیٰ، لوگوں کی جماعت، ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

اسلام کی اشاعت:

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا

بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

وفود کا قیام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔

اسلام جزیرہ عرب میں:

ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دور رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔

حسنِ انتظام:

وفود کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے جزیرہ نما عرب میں اسلام تیزی پھیلنے لگا۔

وفد بنو تمیم

بنو تمیم کی آمد:

بنو تمیم کا وفد 9 ہجری کے آغاز میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا، یہ لوگ اپنے قیدیوں کو آزاد کرانا چاہتے تھے۔

وفد کی قیادت:

بنو تمیم کے وفد کی قیادت عرب کا مشہور سردار اقرع بن حابس کر رہا تھا۔

دربارِ رسالت کے آداب سے ناواقف:

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ظہر سے پہلے قیلولہ (دوپہر کے وقت آرام) فرما رہے تھے۔ انھوں نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو بے آرام کیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو گھر کے باہر پکارا، آوازیں دیتے رہے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس داخل ہونے کی اجازت طلب نہ کی۔

بارگاہِ رسالت کے آداب:

اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب:

یہ لوگ اپنے ساتھ بڑے فصیح و بلیغ شاعر اور خطیب لے کر آئے تھے، جن کے مقابلے میں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بطور خطیب حضرت ثابت بن قیس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو جواب دینے کا حکم دیا اور بطور شاعر حضرت حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو پیش کیا کہ اٹھو اور جواب دو۔

وفد بنو تمیم کا قبولِ اسلام:

انھوں نے تسلیم کر لیا کہ آپ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے خطیب اور شاعر دونوں میں اعلیٰ ہیں۔ اقرع بن حابس بارگاہ رسالت خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے اتنا متاثر ہوئے کہ اپنے آبائی دین کو الوداع کہا اور وفد سمیت اسلام قبول کر لیا۔

وَفدِ عَبدِالقیس

وفد کی قیادت:

اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب "اشج" تھا۔ اشج زبان اور دل کا کھرا تھا۔

نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بشارت:

وفد عبد القیس کی بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں آمد سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ کو خبر دی کہ مشرق سے کچھ سوار آرہے ہیں جو اسلام قبول کریں گے۔

LAST HOPE STUDY

وفد عبد القیس کا استقبال:

وفد عبد القیس کے لوگ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کا والہانہ استقبال فرمایا۔

عبد القیس کی محبت وعویدت:

انھوں نے حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چہرہ انور کی خوب صورتی دیکھ کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ
وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دست مبارک اور پائے اقدس کو بوسے دے کر محبت وعقیدت کا اظہار کیا۔

حلم اور وقار:

اس وفد کے سردار نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہ رسالت میں حاضری دی۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حوصلہ افزائی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی وضع اور آداب کو پسند کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی فرمائی اور ارشاد فرمایا: بلاشبہ دو خوبیاں تم میں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں: ایک حلم یعنی جلد بازی نہ کرنا اور امور و معاملات میں غور و فکر کرنا اور دوسری خوبی وقار ہے۔

اسلامی شعائر کی تعلیمات:

دوران گفتگو میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حرمت والے مہینوں ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب کے بارے میں انھیں آگاہ کیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو نماز، روزہ، زکوۃ اور غنیمت میں سے ادائے خمس کا حکم دیا۔

نبی کریم کی وفد عبد القیس کے لیے دعا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے اللہ! عبد القیس والوں کی بخشش فرما۔

مدینہ میں قیام:

یہ وفد دس دن حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں رہا، قرآن مجید اور احکام شریعت سیکھے۔

حاصلِ کلام:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو تحفے تحائف دیے، اشج کو بہت زیادہ مال عطا فرمایا اور ان کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سوال 3: وفد بنی نجران کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کا احوال بیان کریں۔

جواب:

وفد نجران

عام کا معنیٰ "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنیٰ، لوگوں کی جماعت، ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

وفود کا قیام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔

حسنِ انتظام:

وفود کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے جزیرہ نما عرب میں اسلام تیزی پھیلنے لگا۔

وفد نجران کی آمد:

عرب کے علاقے نجران میں نصاری بڑی تعداد میں آباد تھے۔ ان کا ایک وفد حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس مدینہ طیبہ آیا۔ یہ وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا۔

LAST HOPE STUDY

وفد کے سردار:

ان میں چودہ بڑے سردار بھی تھے، پھر ان سرداروں میں تین افراد بہت خاص تھے اور ان کے دینی و دنیاوی معاملات وہی تین افراد دیکھتے تھے۔

وفد کا استقبال:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس وفد کا پر تپاک استقبال فرمایا، انھیں مسجد نبوی میں ٹھہرایا گیا، اپنے طریقے کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت دی ان کی بہت خاطر تواضع کی گئی۔

وفد نجران کا مناظرہ:

یہ وفد حضرت محمد رسول اللہ اس کی نبوت کی خبر سن کر آپ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا تھا، لہذا ان لوگوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے خدا ہونے اور خدا کا بیٹا ہونے پر دلائل دینا شروع کر دیے۔

مباہلہ کا حکم:

نبی کریم اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام دلائل سماعت فرما کر ایک ایک دلیل کو رد فرمایا لیکن وہ لوگ اپنی ضد پر ڈٹے رہے، پھر اللہ تعالٰی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ان سے مباہلہ کرنے کا حکم دیا۔

اہل بیت طہار کا مباہلہ:

یہ حکم نازل ہونے کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم ،حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا، حضرت حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لے کر نجران کے وفد کے پاس مباہلے کے لیے تشریف لائے۔

وفد کا مباہلہ سے انکار:

جب ان کے پادریوں نے یہ روشن چہرے دیکھے تو کہا کہ اگر تم نے ان سے مباہلہ کیا تو یاد رکھو دنیا سے تمھارا نام و نشان تک مٹ جائے گا، چناں چہ انھوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا اور جزیہ ادا کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔

نبی کریم اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

اس کے بعد نبی کریم اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالٰی کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیا میٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاری فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

حاصل کلام:

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اعلٰی اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منھ بولتا ثبوت ہے کہ دور رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔

مختصر سوالات

سوال 1: عام الوفود کا معنی اور مفہوم بیان کریں۔

جواب:

عام الوفود کا معنی اور مفہوم

عام کا معنٰی "سال" اور وفود جمع ہے وفد کی، جس کا معنٰی، لوگوں کی جماعت، ہے۔ عام الوفود سے مراد وہ سال ہے جس میں پورے عرب سے کثرت کے ساتھ وفود نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اعلٰی اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔

سوال2: وفد عبد القیس کے سردار کا نام لکھیں۔

جواب: **وفد عبد القیس کا سردار**

اس وفد میں بیس آدمی تھے۔ ان کے سردار کا نام منذر بن عائذ اور لقب "اشج" تھا۔ اشج زبان اور دل کا کھرا تھا۔

سوال3: وفد عبد القیس کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کون سی دُعا فرمائی؟

جواب: **وفد عبد القیس کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دُعا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفد عبد القیس کے لیے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! عبد القیس والوں کی بخشش فرما۔"

سوال4: وفد عبد القیس کے سردار نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کیا اہتمام کیا؟

جواب: **وفد عبد القیس کا اہتمام**

وفد عبد القیس کے سردار نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس حاضری سے پہلے غسل کیا، عمدہ اور پاکیزہ کپڑے پہنے اور حلم اور وقار کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں حاضری دی۔

سوال5: وفد بنو تمیم کو بارگاہِ رسالت میں حاضری کے کیا آداب سکھائے گئے؟

جواب: **بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب**

اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

سوال6: عام الوفود کے سبق سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: **اخلاقی سبق**

اس سبق میں ہمیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات سے یہ درس ملتا ہے کہ ہمیں دوسروں کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے اجازت طلب کرنی چاہیے، معاملات میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے اور امور و معاملات کی انجام دہی میں غور و فکر کرنا چاہیے اور اپنی ذاتی زندگی میں وقار و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفد نجران کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمان**

نبی کریم اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کا عذاب اہل نجران کے نزدیک آ چکا تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو انھیں جانور بنا دیا جاتا ان کی وادی میں آگ بھڑکتی رہتی اور انھیں ملیامیٹ کر دیا جاتا، یہاں تک کہ درختوں پر پرندے بھی ہلاک ہو جاتے اور سال ختم ہونے سے پہلے سارے نصاریٰ فنا کے گھاٹ اتر جاتے۔

سوال8: نبی کریمؐ نے عام الوفود میں مہمانوں کے ساتھ کس طرح عزت و اکرام کا معاملہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

جواب: **مہمانوں کی عزت و اکرام**

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ وفود کے استقبال اور قیام و طعام کا انتظام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے جزیرہ نما عرب میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

سوال9: وفود کی آمد نے جزیرۃ العرب میں اسلام کے پھیلاؤ میں کیا کردار ادا کیا اور اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا۔

جواب:

اسلام کا پھیلاؤ

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ وفود کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے جزیرہ نما عرب میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

﴾کثیر الانتخابی سوالات﴿

1۔ عام الوفود سے مراد ہے:

(A) وفود کا سال (B) وفود کا دن (C) وفود کی صدی (D) وفود کا مہینا

2۔ بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟

(A) حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا:

(A) مسجد نبوی میں (B) مسجد قُبا میں

(C) حضرت ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے گھر (D) سرائے میں

4۔ وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا:

(A) اقرع بن حابس (B) مالک بن فہر (C) عبد اللہ بن ابی (D) اشج

5۔ وفد عبد القیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں:

(A) حلم اور وقار (B) رواداری اور بردباری (C) صبر و تحمل (D) انکسار و تواضع

6۔ عام کا معنی ہے:

(A) دن (B) مہینہ (C) سال (D) منٹ

7۔ وفد کا معنی ہے:

(A) لوگوں کی جماعت (B) جانوروں کی جماعت (C) گروہ (D) معاشرہ

8۔ بنو تمیم کا وفد ________ ہجری میں مدینہ آیا۔

(A) 8ہجری (B) 9ہجری (C) 10ہجری (D) 11ہجری

9۔ کس سورت میں بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب سکھائے گئے ہیں؟

(A) سورۃ البقرہ (B) سورۃ التوبۃ (C) سورۃ بنی اسرائیل (D) سورۃ حجرات

10۔ بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بطور شاعر کس شخصیت کو پیش کیا؟

(A) حضرت ثابت بن قیس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ (B) حضرت حسان بن ثابت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ (D) حضرت زید بن ثابت رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ

11۔ وفد نجران ________ افراد پر مشتمل تھا۔

(A) 50افراد (B) 60افراد (C) 70افراد (D) 80افراد

-12 کون سا وفد مناظر کی غرض سے مدینہ آیا؟

(A) بنی تمیم (B) بنو بکر (C) وفد نجران (D) وفد عبد القیس

-13 وفد عبد القیس میں کتنے آدمی تھے؟

(A) 20 (B) 30 (C) 40 (D) 50

-14 وفد عبد القیس کی قیادت کر رہا تھا؟

(A) اقرع بن حابس (B) مالک بن فہر (C) منذر بن عائذ (اَشج) (D) عبداللہ بن ابی

-15 وفد عبد القیس کتنے دن مدینہ میں مقیم رہا؟

(A) 5دن (B) 10دن (C) 15دن (D) 20دن

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
B	A	C	A	A	A	A	A
	15	14	13	12	11	10	9
	B	C	A	C	B	B	D

مشقی سوالات

.1 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) عام الوفود سے مراد ہے:

(A) وفود کا سال (B) وفود کا دن (C) وفود کی صدی (D) وفود کا مہینا

(ii) بنی تمیم کے سامنے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بطور خطیب کس شخصیت کو پیش کیا؟

(A) حضرت ثابت بن قیس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (B) حضرت حسان بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(C) حضرت خالد بن ولید رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (D) حضرت زید بن ثابت رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہونے والے وفود کو ٹھہرایا جاتا تھا:

(A) مسجد نبوی میں (B) مسجد قُبا میں

(C) حضرت ایوب انصاری رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے گھر (D) سرائے میں

(iv) وفد بنی تمیم کی قیادت کر رہا تھا:

(A) اقرع بن حابس (B) مالک بن فہر (C) عبداللہ بن ابی (D) اشج

(v) وفد عبد القیس کے سردار اشج میں دو نمایاں خوبیاں تھیں:

(A) حلم اور وقار (B) رواداری اور بردباری (C) صبر و تحمل (D) انکسار و تواضع

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	A	A

.2 مختصر جواب دیں:

سوال 1: نبی کریمؐ نے عام الوفود میں مہمانوں کے ساتھ کس طرح عزت و اکرام کا معاملہ فرمایا؟ وضاحت کریں۔

جواب:

مہمانوں کی عزت و اکرام

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ آنے والے

وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ وفود کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حُسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے جزیرہ نماعرب میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

سوال2: وفود کی آمد نے جزیرۃ العرب میں اسلام کے پھیلاؤ میں کیا کردار ادا کیا اور اس کا کیا نتیجہ بر آمد ہوا

جواب: **اسلام کا پھیلاؤ**

فتح مکہ اور غزوہ حنین کے بعد دور دراز علاقوں میں پیغمبر اسلام خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور آپ کے جان نثار صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ کے اعلیٰ اخلاق کے چرچے ہوئے اور لوگوں میں یہ شوق پیدا ہوا کہ ہم بھی اسلام کے بارے میں سمجھ بوجھ حاصل کریں، لہٰذا بہت سے علاقوں سے جوق در جوق وفود حاضر ہونے لگے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مدینہ طیبہ آنے والے وفود کو عموماً مسجد نبوی میں ٹھہراتے تھے۔ ان وفود کا آنا دور دراز کے علاقوں سے ہوتا تھا، جو اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ دورِ رسالت میں اسلام، پورے جزیرہ عرب میں پھیل چکا تھا۔ وفود کے استقبال اور قیام وطعام کا انتظام نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حُسن انتظام، اسلامی آداب اور کریمانہ اخلاق کی عمدہ مثالیں ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے حسنِ اخلاق کی وجہ سے پورے جزیرہ نماعرب میں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا۔

سوال3: وفد بنو تمیم کو بارگاہ رسالت میں حاضری کے کیا آداب سکھائے گئے؟

جواب: **بارگاہِ رسالت میں حاضری کے آداب**

اللہ رب العزت نے سورۃ الحجرات نازل فرمائی۔ جس میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھائے گئے کہ اپنی آوازوں کو نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی آواز سے بلند نہ کرو۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو یوں نہ پکارو جیسے آپس میں ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔

3. **تفصیلی جواب دیں:**

سوال1: وفد بنی نجران کے بارگاہِ رسالت میں حاضری کا احوال بیان کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 3

سرگرمیاں:

- اساتذہ کرام کی مدد سے دس وفود پر مشتمل ایک فہرست تیار کریں اور اسے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔
- اساتذہ کرام معروف کتب سیرت کی روشنی میں طلبہ سے وفود پر مشتمل ایک فہرست تیار کروائیں جس میں وفدت اور سردار کا نام، علاقہ، قبیلہ اور سال وغیرہ شامل ہوں۔

غزوہ تبوک

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: **غزوہ تبوک**

وجہ تسمیہ:

غزوہ تبوک 9 ہجر میں ہوا۔ تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔

مسلمانوں پر حملے کا ارادہ:

معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ غسانی قبائل جو شام میں رومیوں کے زیر اثر تھے اور مسیحی مذہب سے تعلق رکھتے تھے، ان کو قیصر روم نے ہرقل نے اس لڑائی کے لیے اُبھارا۔

مسلمانوں کو خبر:

شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دے دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو ہرقل کی حمایت حاصل ہے۔

مسلمانوں کی تیاری:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔

جنگ میں شرکت لازمی قرار:

ان ناسازگار حالات کے باوجود جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک ک اعلان فرمایا تو صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑے جوش وخروش سے تیاری شروع کر دی آپ خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مہم میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرزِ عمل:

نبی کو یم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے مال و اسباب اکٹھے کرنے شروع کر دیے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا مال دولت آپ خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے درایافت فرمایا:

ترجمہ: "تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟"

سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: "میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ محبت اور الفت کو چھوڑ کر آیا ہوں"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

اس موقع پر حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عثمان رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ تبوک کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے، نو سو اونٹ اور ایک ہزار دینار لے کر حاظر ہوے۔ آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے چار ہزار درہم نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے۔

حضرت سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 90 وسق (13 ٹن یعنی 5 سو کلو گرام) کھجوریں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیں۔

حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات بھر مزدوری کر کے نصف ساع کھجوریں کما کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیں۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا طرزِ عمل:

صحابہ کریم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ صحابیات رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے سیدہ اُم سنان اسلمیہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتی ہیں کہ: "میں نے سیدہ عائشہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عنہا کے حجرے میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے دیگر زیوارات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذمہ داریاں:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حصرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت، گھریلو اور دیگر امور کی انجام دہی پر مامور فرمایا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جذبہ ایمانی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کے شوق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

منافقین کا طرزِ عمل:

غزوہ تبوک کے سفر کی تیاری زور شور سے جاری تھی۔ زاد سفر اور سواریوں کا بندوبست کیا جارہا تھا لیکن منافقین کا ٹولہ طرح طرح کی سازشوں میں مصروف تھا۔

- **جد بن قیس:**

منافقین کے لیڈر جد بن قیس اور عبدا اللہ بن ابی جہاد کے لے لیے نکلنے پر راضی نہ تھے۔ وہ اپنی جماعت سمیت مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور رومیوں سے خوف زدہ کرنے میں مشغول تھے۔

- **عبداللہ بن ابی:**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی ثنیتہ الوداع کے پاس ذباب نامی مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہ کر واپس لوٹ گیا کہ: اتنے گرم موسم میں حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جارہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالی نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

لشکر کی روانگی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔

سفر کے دوران درپیش مشکلات:

سفر کے دوران مسلمانوں کو درج ذیل تین طرح کی مشکلات کا سامنا تھا:

- سواریاں کم تھیں۔
- زادراہ بہت تھوڑا تھا۔
- پانی کی شدید قلت تھی۔
- ایک اونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باری باری سواری کرتے تھے۔
- مٹھی بھر کھجوریں کئی افراد میں تقسیم ہو جاتی تھیں۔

جیش العسرہ:

مسلمانوں نے آٹھ سو پانچ کلومیٹر کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر و تحمل اور جواں مردی سے طے کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرہ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی فتح:

مسلمانوں کی جرات مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحاہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تبوک کے مقام پر 20 دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ واپسی پر عورتوں اور بچوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ

وَسَلَّمَ کا والہانہ استقبال کیا۔

سوال2: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

غزوہ تبوک میں سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پوچھنے پر جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے معافی طلب کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بیانات قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُم کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی مقاطعے کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمائی۔ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُم حضرت کعب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو مبارک دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہیں معاف فرما دیا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمھیں آج کا دن مبارک ہو، یہ دن ان تمام دنوں سے مبارک ہے جو تمھاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ چوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات ہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انداز میں نوازا ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: اہل مدینہ کو رومیوں کی جنگی تیاری کے بارے میں کس نے آگاہ کیا؟

جواب: **اہل مدینہ کو خبر**

شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دے دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو ہرقل کی حمایت حاصل ہے۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کن لوگوں کے لیے جنگ میں شرکت لازمی قرار دی؟

جواب: **جنگ میں لازمی شرکت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس جنگ میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی:

- جو صحت مند ہو۔
- اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

سوال3: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: **حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے لشکر تبوک کی تیاری کے لیے:

- ایک سو گھوڑے
- نو سو اونٹ
- ایک ہزار دینار لے کر حاضر ہوئے۔
- آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا۔

سوال4: غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟

جواب: **غزوہ تبوک میں خواتین کی مدد**

صحابہ کریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے سیدہ اُم سنان اسلمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتی ہیں کہ:"میں نے سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنھا کے حجرے میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے دیگر زیوارات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔"

سوال5: غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: **منافقین کا کردار**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبد اللہ بن ابی ثنیۃ الوداع کے پاس ذباب نامی مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہ کر واپس لوٹ گیا کہ: اتنے گرم موسم میں حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جارہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

سوال6: غزوہ تبوک کو غزوہ تبوک کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: **غزوہ تبوک**

غزوہ تبوک 9 ہجر میں ہوا۔ تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔

سوال7: رومی سلطنت مسلمانوں پر حملہ کیوں کرنا چاہتی ہے؟

جواب: **رومی سلطنت کے حملے کی وجہ**

معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ غسانی قبائل جو شام میں رومیوں کے زیر اثر تھے اور مسیحی مذہب سے تعلق رکھتے تھے، ان کو قیصر روم نے ہرقل نے اس لڑائی کے لیے اُبھارا۔

سوال8: غزوہ تبوک کے وقت کیسا موسم تھا؟

جواب: **غزوہ تبوک کے وقت موسم**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب رومیوں کی تیاری کے متعلق پتہ چلا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنگ کی تیاری کا حکم دیا یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔

سوال9: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: **حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے دریافت فرمایا:

ترجمہ: "تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟"

سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا:" میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت اور الفت کو چھوڑ کر آیا ہوں"۔

سوال10: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: **حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

غزوہ تبوک کے موقع پر حصرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں پیش کیا۔

سوال11: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: **حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ نے چار ہزار درہم نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے۔

سوال12: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: **حضرت سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 90 وسق (13 ٹن یعنی 5 سو کلو گرام) کھجوریں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیں۔

سوال13: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کو مدینہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان کا کیا طرزِ عمل تھا؟

جواب: **صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مدینہ منورہ میں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کی شوق کی وجہ سے اُن کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

سوال14: غزوہ تبوک کے وقت مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: **مسلمانوں کے لشکر کی تعداد**

غزوہ تبوک کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد 30 ہزار تھی۔ مسلمانوں کا یہ لشکر 9 ہجری کو مدینہ منورہ سے شام کی طرف روانہ ہوا۔

سوال15: غزوہ تبوک کے سفر کے دوران مسلمانوں کو کون سی مشکلات کا سامنا تھا؟

جواب: **سفر کے دوران درپیش مشکلات**

غزوہ تبوک کے سفر کے دوران مسلمانوں کو درج ذیل تین طرح کی مشکلات کا سامنا تھا:

- سواریاں کم تھیں۔
- زادِ راہ بہت تھوڑا تھا۔
- پانی کی شدید قلت تھی۔
- ایک اُونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باری باری سواری کرتے تھے۔
- مٹھی بھر کھجوریں کئی افراد میں تقسیم ہوتی تھیں۔

سوال16: جیش العسرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب: **جیش العسرہ**

غزوہ تبوک میں مسلمانوں نے آٹھ سو پانچ کلو میٹر کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر و تحمل اور جواں مردی سے طے کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرہ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

سوال17: غزوہ تبوک کا کیا نتیجہ ہوا؟

جواب: **غزوہ تبوک کا نتیجہ**

مسلمانوں کی جرات مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحاہ کرام رجی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تبوک کے مقام پر 20 دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ واپسی پر عورتوں اور بچوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ

وَسَلَّمَ کاوالہانہ استقبال کیا۔

سوال18: کون سے صحابی بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے؟

جواب: **غزوہ تبوک میں عدم شرکت**

غزوہ تبوک میں درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی معقول وجہ سے شرکت سے رہ گئے:

- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال19: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **حضرت کعب بن مالک کی توبہ**

غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پوچھنے پر جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ سچ بتادیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے معافی طلب کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بیانات قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی مقاطعہ کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالی نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت کعب کو مبارک باد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمائی اور تمہیں معاف فرمادیا۔

سوال20: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کیا فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کعب بن مالک کو مبارک باد**

حضرت کعب بن مالک رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا مسجد نبوی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمہیں آج کا دن مبارک ہو۔ یہ دن ان تمام دنوں سے مبارک ہے۔ جو تمہاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات ہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انداز میں نوازا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

41۔ مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع تبوک نام ہے:

(A) چشمے کا (B) سرائے کا (C) باغ کا (D) دریا کا

42۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا گیں:

(A) گھر کا سارا سامان (B) نصف صاع کھجوریں
(C) 13 ٹن 500 کا کلو گرام کھجوریں (D) ایک ہزار اونٹ اور اشرافیاں

43۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو ذمہ داری سونپی گئی:

(A) غزوہ کی تیاری کے لیے مال جمع کرنے کی (B) اسلامی لشکر کے سپہ سالار کی
(C) اہل بیت کی حفاظت کی (D) لشکر کی تیاری کی

44۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس:**

(A) سواریوں کی کثرت تھی (B) جنگی سازوسامان بہت زیادہ تھا (C) زادراہ کی شدید قلت تھی (D) سپاہیوں کی کمی تھی

45۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبول ہوئی:**

(A) سچ بولنے کی وجہ سے (B) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے (C) سخاوت کی وجہ سے (D) کفایت شعاری کی وجہ سے

46۔ **غزوہ تبوک پیش آیا:**

(A) 9ہجری (B) 10ہجری (C) 11ہجری (D) 12ہجری

47۔ **غزوہ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ تھا:**

(A) شامیوں سے (B) رومیوں سے (C) عراقیوں سے (D) قریشِ مکہ سے

48۔ **غسانی قبائل کا کس مذہب سے تھا؟**

(A) بدھ مت (B) یہودیت (C) مسیحیت (D) پارسی

49۔ **مسلمانوں کو رومیوں کے حملے کی خبر کس نے دی؟**

(A) مدینہ کے تاجروں نے (B) شام کے تاجروں نے (C) شام کے علما نے (D) صحابہ کرام نے

50۔ **ہر وہ شخص جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود وہ شرکت کرے:**

(A) غزوہ اُحد میں (B) غزوہ خندق میں (C) غزوہ حنین میں (D) غزوہ تبوک میں

51۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:**

(A) گھر کا سارا سامان (B) گھر کا آدھا سامان (C) ایک ہزار اُونٹ اور اشرفیاں (D) نصف صاع کھجوریں

52۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:**

(A) گھر کا سارا سامان (B) گھر کا آدھا سامان (C) چار ہزار درہم (D) نصف صاع کھجوریں

53۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:**

(A) 13 ٹن یعنی 500 کلو گرام کھجوریں (B) گھر کا آدھا سامان
(C) چار ہزار درہم (D) نصف صاع کھجوریں

54۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:**

(A) 13 ٹن یعنی 500 کلو گرام کھجوریں (B) گھر کا آدھا سامان
(C) چار ہزار درہم (D) نصف صاع کھجوریں

55۔ **منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی کس مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت واپس لوٹ گیا؟**

(A) ذباب نامی مقام (B) حنین نامی مقام (C) طائف نامی مقام (D) غدیر نامی مقام

56۔ **غزوہ تبوک میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی:**

(A) 10ہزار (B) 20ہزار (C) 30ہزار (D) 40ہزار

57۔ **مدینہ سے تبوک تک کا فاصلہ تھا:**

(A) 8سو کلو میٹر (B) 805 کلو میٹر (C) 850 کلو میٹر (D) 950 کلو میٹر

58۔ مسلمانوں نے تبوک کے مقام پر قیام کیا:
(A) 10 دن (B) 20 دن (C) 30 دن (D) 40 دن

59۔ کس غزوہ میں مسلمانوں کو لڑائی کے بغیر فتح حاصل ہوئی؟
(A) غزوہ بدر میں (B) غزوہ خندق میں (C) غزوہ تبوک میں (D) غزوہ حنین میں

60۔ کون سے صحابی بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے؟
(A) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

61۔ حضرت کعب بن مالک کا معاشرتی مقاطع کتنے دن رہا؟
(A) 30 دن (B) 40 دن (C) 50 دن (D) 60 دن

62۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معافی کس وجہ سے ہوئی؟
(A) شرمندگی کی وجہ سے (B) سچ بولنے کی وجہ سے (C) بہانے بنانے کی وجہ سے (D) نہ جانے کی وجہ سے

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	D	B	C	B	A	A	D	C	A	A
22	21	20	19	18	17	16	15	14	13	12
B	C	A	C	B	B	C	A	D	A	C

مشقی سوالات

9. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع تبوک نام ہے:
(A) چشمے کا (B) سرائے کا (C) باغ کا (D) دریا کا

(ii) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا گیں:
(A) گھر کا سارا سامان (B) نصف صاع کھجوریں
(C) 13 ٹن 500 کا کلوگرام کھجوریں (D) ایک ہزار اونٹ اور اشرافیاں

(iii) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو ذمہ داری سونپی گئی:
(A) غزوہ کی تیاری کے لیے مال جمع کرنے کی (B) اسلامی لشکر کے سپہ سالار کی
(C) اہل بیت کی حفاظت کی (D) لشکر کی تیاری کی

(iv) غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس:
(A) سواریوں کی کثرت تھی (B) جنگی سازوسامان بہت زیادہ تھا
(C) سپاہیوں کی کمی تھی (D) زادراہ کی شدید قلت تھی

(v) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قبول ہوئی:
(A) سچ بولنے کی وجہ سے (B) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے (C) سخاوت کی وجہ سے (D) کفایت شعاری کی وجہ سے

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	D	C	A	A

.10 مختصر جواب دیں:

سوال7: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے کیا خدمات انجام دیں؟

جواب: **حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ لشکر تبوک کی تیاری کے لیے:

- ایک سو گھوڑے
- نو سو اونٹ
- ایک ہزار دینار لے کر حاظر ہوے۔
- آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک تہائی لشکر کو سازوسامان مہیا کیا۔

سوال8: غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟

جواب: **غزوہ تبوک میں خواتین کی مدد**

صحابہ کریم رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ صحابیات رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے سیدہ اُم سنان اسلمیہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتی ہیں کہ: "میں نے سیدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنھا کے حجرے میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے دیگر زیوارات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔"

سوال9: غزوہ تبوک میں منافقین کس طرح بے نقاب ہوئے؟

جواب: **منافقین کا کردار**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی ثنیتہ الوداع کے پاس ذباب نامی مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہ کر واپس لوٹ گیا کہ: اتنے گرم موسم میں حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جارہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

.11 تفصیلی جواب دیں:

سوال3: غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں:

- سورۃ توبہ میں غزوہ تبوک سے متعلق آیات مبارکہ کی فہرست تیار کریں۔
- طلبہ کو قطبِ سیرت سے غزوہ تبوک کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔
- کمرہ جماعت میں منافقت کی مختلف صورتوں سے بچنے پر مذاکرہ کریں۔
- اساتذہ کرام کمرہ جماعت میں غزوہ تبوک سے متعلق کوئز مقابلے کا انعقاد کروائیں۔

حجۃ الوداع

تفصیلی سوالات

سوال1: خطبہ حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **خطبہ حجۃ الوداع**

حجۃ الوداع:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

حج کا اعلان:

اکناف عالم میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کی ذمہ داری کی تکمیل کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حج ادا کرنے کا اعلان فرمایا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مسلمان اکٹھے ہو گئے۔

حج کے لیے روانگی:

ہفتہ 26 ذوالقعدہ 10 ہجری کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ظہر کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہو گئے۔ نماز عصر سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔

ذوالحلیفہ میں قیام:

ذوالحلیفہ پہنچ کر دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور رات وہیں گزاری صبح ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
"آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس "مبارک وادی" میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے۔"

نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے احرام باندھا:

اگلے دن ظہر کی نماز سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غسل کیا، سر اور بدن میں خوش بو لگائی۔ پھر تہبند باندھا، چادر اوڑھی اور دو رکعت ظہر کی نماز پڑھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مصلے ہی پر حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھا (حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حج قران کہتے ہیں) اور تلبیہ پڑھا۔ پھر مصلے سے اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہوئے پھر تلبیہ پڑھا۔

ذی طویٰ میں قیام:

ایک ہفتہ کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو "ذی طویٰ" میں رات گزاری اور وہیں فجر پڑھ کر غسل فرمایا۔

بیت اللہ کا طواف:

پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔

حجون میں قیام:

پھر بالائی مکہ میں "حَجُون" کے پاس قیام فرمایا اور دوبارہ طواف نہیں کیا، البتہ احرام برقرار رکھا کیوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حج اور عمرے کا احرام اکٹھا باندھا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے تھے۔

منیٰ روانگی:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ 8 ذوالحجہ ترویہ کے دن منیٰ تشریف لے گئے۔ منیٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ فجر تک کی (پانچ) نمازیں پڑھیں اور چار رکعت والی نماز قصر کر کے دو رکعت پڑھیں۔

وادی نمرہ میں قیام:

سورج طلوع ہونے کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ منی سے چل پڑے اور عرفات تشریف لائے وہاں "وادی نمرہ" میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے لیے خیمہ لگا ہوا تھا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسی میں استراحت فرما ہوئے۔

خطبہ حجۃ الوداع:

سورج ڈھلا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر "وادی عرنہ" میں تشریف لائے۔ لوگ آپ کے گرد جمع تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کی، شہادت کے کلمات کہے، اللہ سے ڈرنے کی وصیت کی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں:

- حقوق اللہ کا تحفظ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائی کی خصوصی تاکید فرمائی۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔
- کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔

- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کے تحفظ پر خاص زور دیا۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سن لو جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان فرماتے ہوئے۔ سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود جو لوگوں کے ذمے تھا اس کی معافی کا اعلان فرمایا
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تاکید فرمائی کہ تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

رسالت کا حق ادا کرنے کی گواہی:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اور تم سے قیامت میں میرے بارے میں سوال ہو گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا۔"

تکمیل دین:

اسلام کے اصول آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ان خطبات میں ارشاد فرما دیے اور حاضرین کو دیگر مسلمانوں تک پہنچانے کی تلقین کی۔ وقوف عرفہ کے دوران ہی میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ط

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی امت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدۃ:3)

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن روانگی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یمن کی اصلاح احوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیجتے رہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدایات:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دستار باندھی علم عطا فرمایا اور ہدایات دیں کہ:

- قتال میں پہل نہیں کرنی۔
- نماز کا حکم دینا ہے۔
- اگر اطاعت کر لیں تو زکوۃ کا حکم دینا۔
- اور بتانا کہ روزہ ہر سال فرض ہے
- حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ تمھارے دل کو ہدایت دے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔" (سنن ابی داؤد:3582)

چناں چہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن گئے۔ وہاں کے لوگوں کو دعوت دین دی، بہت سے لوگوں نے اسلام کی دعوت قبول کی حتی کہ پورا قبیلہ "ہمدان" دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جب حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے۔

LAST HOPE STUDY

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکہ مکرمہ آمد:

اس کے بعد حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آکر حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ملے اور حج ادا کیا۔

غدیر خُم:

اس موقع پر کچھ لوگوں نے حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ سفر حج سے واپسی پر "غدیر خُم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں، کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔ (مسند احمد:12306)

حاصل کلام:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

جواب:

حجۃ الوداع

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

سوال2: غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کریں۔

جواب:

حضرت علی کی فضیلت

کچھ لوگوں نے حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ سفر حج سے واپسی پر "غدیر خُم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں، کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

(مسند احمد:12306)

سوال3: تکمیل دین کے حوالے سے آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

تکمیل دین کے حوالے سے آیت مبارکہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی امت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدۃ:3)

سوال4: خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

انسانی مساوات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

"کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں

سوائے تقویٰ کے۔"

سوال5: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہدایت اور رہنمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

جواب: **ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ ہے:

- اللہ کی کتاب (قرآن مجید)
- میری سنت

سوال6: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کب حج فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حج**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے 26 ذی القعد 10 ہجری کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور 10 ذی الحج اور 10 ہجری کو حج ادا کیا۔

سوال7: آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب: **جاہلیت کی رسومات کا خاتمہ**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کے تحفظ پر خاص زور دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سن لو جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان فرماتے ہوئے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود جو لوگوں کے ذمے تھا اس کی معافی کا اعلان فرمایا۔

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عورتوں کے متعلق اور معاشرے کے پسماندہ طبقوں کے متعلق حجۃ الوداع میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **عورتوں کے متعلق ارشادِ نبوی**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اُن کے حقوق ادا کرو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا کہ قیامت کے دن میرے بارے میں سوال ہو گا تو تم کیا کہو گے؟

جواب: **رسالت کے حق کی ادائیگی**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اور تم سے قیامت میں میرے بارے میں سوال ہو گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچا یا اور رسالت کا حق ادا کیا اور اُمت کی خیر خواہی کی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اُٹھاتے اور لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا۔"

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں بھیجا؟

جواب: **حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن روانگی**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ یمن کی اصلاح احوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیجتے رہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا۔

سوال11: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا ہدایات دیں؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ہدایات**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دستار باندھی علم عطا فرمایا اور ہدایات دیں کہ:

- قتال میں پہل نہیں کرنی۔
- نماز کا حکم دینا ہے۔
- اگر اطاعت کر لیں تو زکوۃ کا حکم دینا۔
- اور بتانا کہ روزہ ہر سال فرض ہے
- حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

سوال12: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا دُعا دی؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دُعا**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ تمھارے دل کو ہدایت دے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔" (سنن ابی داؤد:3582)

سوال13: غدیرِ خُم کی حدیث سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: **غدیر خُم کی حدیث سے اخلاقی سبق**

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

سوال14: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ذوالحلیفہ پہنچ کر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد**

نمازِ عصر سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور رات وہیں گزاری۔ صبح ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اُس نے کہا اس "مبارک وادی" میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے۔"

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع فرمایا:**

(A) 8 ہجری (B) 9 ہجری (C) 10 ہجری (D) 11 ہجری

2۔ **حج اور عمرہ کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:**

(A) حج مبرور (B) حج قران (C) حج تمتع (D) حج افراد

3۔ **ہُدی سے مراد ہے:**

(A) قربانی کا جانور (B) پالتو جانور (C) حلال جانور (D) طاقت ور جانور

4۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر کس مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بیان کی؟**

(A) ذوالحلیفہ (B) حدیبیہ (C) غدیر خم (D) منیٰ

5۔ **خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گواہی لی:**

(A) حج ادا کرنے پر (B) قربانی کرنے پر (C) رسالت کا حق ادا کرنے پر (D) نماز ادا کرنے پر

6۔ **رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو کہتے ہیں:**

(A) حجۃ الوداع (B) خطبہ حجۃ الوداع (C) غدیرِ خُم (D) وقوفِ عرفہ

7۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حج کی ادائیگی کے لیے کس دن مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے؟

(A) جمعۃ المبارک (B) ہفتہ (C) اتوار (D) پیر

8۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حج کی ادائیگی کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے:

(A) 20ذی القعد (B) 26ذی القعد (C) 28ذی القعد (D) 2ذی الحج

9۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے یہ کس مبارک وادی کی بات ہے؟

(A) حجون (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) وادی نمبرہ

10۔ ایک ہفتہ کے سفر کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ کے قریب پہنچیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے رات گزاری:

(A) حجون (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) وادی نمبرہ

11۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ 8ذی الحجہ ترویہ کے دن تشریف لے گئے:

(A) حجون (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) منیٰ

12۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام تھا:

(A) قصواء (B) ہُدیٰ (C) عنقا (D) ابابیل

13۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے:

(A) وادی عرنہ (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) وادی نمبرہ

14۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یمن کی اصلاح احوال کے لیے روانہ فرمایا:

(A) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (B) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(C) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (D) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

15۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی کو کتنے سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا؟

(A) 100 سواروں کے ساتھ (B) 200 سواروں کے ساتھ (C) 300 سواروں کے ساتھ (D) 400 سواروں کے ساتھ

16۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوتِ دین کے بعد کون سا قبیلہ دائرہ اسلام میں داخل ہوا؟

(A) قبیلہ ہمدان (B) قبیلہ بنو بکر (C) قبیلہ اوس (D) قبیلہ خزرج

17۔ بعض لوگوں کو حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کن فیصلوں پر اعتراض تھا؟

(A) دفاعی فیصلوں پر (B) خارجی فیصلوں پر (C) داخلی فیصلوں پر (D) انتظامی فیصلوں پر

18۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس ہجری میں یمن روانہ فرمایا؟

(A) 8ہجری (B) 9ہجری (C) 10ہجری (D) 11ہجری

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	B	A	C	C	A	B	C
18	17	16	15	14	13	12	11	10
C	D	A	C	B	A	A	D	B

مشقی سوالات

1. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع فرمایا:

(A) 8 ہجری (B) 9 ہجری (C) 10 ہجری (D) 11 ہجری

(ii) حج اور عمرہ کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:

(A) حج مبرور (B) حج قران (C) حج تمتع (D) حج افراد

(iii) ہدی سے مراد ہے:

(A) قربانی کا جانور (B) پالتو جانور (C) حلال جانور (D) طاقت ور جانور

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر کس مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بیان کی؟

(A) ذوالحلیفہ (B) حدیبیہ (C) غدیر خم (D) منیٰ

(v) خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گواہی لی:

(A) حج ادا کرنے پر (B) قربانی کرنے پر (C) رسالت کا حق ادا کرنے پر (D) نماز ادا کرنے پر

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	C	A	B	C

2. مختصر جواب دیں:

سوال 1: غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کریں۔

جواب:

حضرت علی کی فضیلت

کچھ لوگوں نے حضرت علی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ سفر حج سے واپسی پر "غدیرِ خُم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں، کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔

(مسند احمد: 12306)

سوال 2: خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

انسانی مساوات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

"کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔"

سوال 3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہدایت اور رہنمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

جواب:

ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں اگر تم انہیں

مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ ہے:

- اللہ کی کتاب (قرآن مجید)
- میری سنت

(i) تفصیلی جواب دیں:

سوال 1: خطبہ حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں:

- طلبہ چارٹ تیار کریں جس میں حجۃ الوداع کے سفر کے واقع کو نقشے کی صورت میں واضح کریں۔
- کمرہ جماعت میں آخری خطبے کی تعلیمات پر مذاکرہ کریں۔
- موجودہ دور میں انسانی حقوق اور خطبہ حجۃ الوداع میں مماثلت تلاش کریں۔

وصال نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: وصال نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **وصال نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ**

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ناسازی طبیعت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دس ہجری کو فریضہ حج ادا فرمایا۔ ماہ صفر کے آخری ایام میں بقیع الغرقد سے واپس پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت ناساز ہو گئی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بیماری کے ایام میں ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے گھروں میں آتے جاتے رہے۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر مستقل طور پر منتقل ہو گئے۔ (صحیح بخاری: 4450)

مرض کی شدت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات سے چار دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مغرب کی نماز پڑھائی، لیکن عشاء کے وقت مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نماز کی امامت کے لیے مسجد تشریف نہ لا سکے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ چناں چہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔ اس کے بعد وصال سے ایک یا دو دن قبل ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر سے باہر تشریف لائے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ورثہ:

وصال سے ایک دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہو گا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اُجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری: 6729)

مسلمانوں کو ہبہ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنگی ساز و سامان وغیرہ مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد خلفا انھیں بطور تبرک استعمال کرتے رہے اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت:

وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اچانک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرہ سے پردہ اٹھایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز پڑھتے دیکھا تو خوش ہو کر مسکرائے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروا رہے تھے۔ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مصلے پر جگہ دینے کے لیے دورانِ نماز ہی میں پیچھے ہٹنے لگے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دست مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھو پھر پردہ گرا دیا۔ (صحیح بخاری: 4448)

حضرت فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات:

فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مت روئیں، میرے اہل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، اس پر میں مسکرانے لگی۔(صحیح بخاری: 4434)۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاسف بھرے لہجے میں کہنے لگیں: " ہائے! میرے بابا کی تکلیفیں"۔ آپ کا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس پر ان سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد تمھارے بابا کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔

موت کی سختیاں:

جناب رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے لکڑی یا پتھر کا پانی سے بھرا ایک برتن تھا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بار بار اپنا دستِ مُبارک پانی میں ڈالتے اور چہرے پر ملتے اور فرماتے۔ لا الہ الا اللہ بلاشبہ موت کی بڑی سختیاں ہیں۔(صحیح بخاری : 4449)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا:

اُسی دن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے اشارے سے دعا فرمائی۔

انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی بیماری کے ان ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مخاطب ہوئے اور انھیں مختلف وصیتیں فرمائیں انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے قلب و جگر ہیں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

آخرت کو چننا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائی ہیں۔ لیکن اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ وہ بندے خود رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں، یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا، کیوں کہ لوگ اس جملے کی گہرائی کو نہ سمجھ سکے تھے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وصیتیں:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز کی حفاظت اور زیر دست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

آخری لمحات کا آغاز:

جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آخری لمحات کا آغاز ہوا تو اس وقت سر مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ میں مسواک لیے حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مسواک کو نرم کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ تھے:

اللّٰهُم بِالرَّفِيقِ الأعلى"

ترجمہ: اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملادے۔

یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

تجہیز و تکفین کا مرحلہ:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تجہیز و تکفین کا مرحلہ آیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے مدینہ منورہ کے سات کنوؤں سے پانی لایا گیا اور بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اُسامہ بن زید اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے غلام حضرت شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو غسل دیا۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ با قاعدہ جماعت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا، بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر درود سلام اور دُعا کرتے رہے۔ جب اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بارگاہِ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کر چکے۔

لحد میں اُتارنے کا شرف:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لحد والی (بغلی قبر) تیار کی۔ لحد میں اتارنے کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔ تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

حرفِ آخر:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے حجرے کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اہلِ مدینہ کے لیے رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ آمد سے زیادہ خوش گوار دن کوئی نہ تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رحلت سے زیادہ تکلیف دہ خبر کوئی نہ تھی۔ وصالِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے حضرت جبریل علیہ السّلام کے وحی لانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آخری لمحات میں کیا وصیت فرمائی؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وصیت

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز کی حفاظت اور زیر دست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک کس نے تیار کی؟

جواب: **لحد مبارک کی تیاری**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیار کی۔

سوال3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کس نے قبر مبارک میں اتارا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قبر مبارک میں اُتارا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قبر مبارک میں اُتارا:

- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال4: صحابہ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نماز جنازہ کس طرح ادا کی؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نماز جنازہ**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ باقاعدہ جماعت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا، بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام اور دُعا کرتے رہے۔ جب اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کیا۔

سوال5: وصال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان پر کون سے کلمات تھے؟

جواب: **آخری کلمات**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ تھے:

اللّٰهُم بِالرَّفِيقِ الأعلى"

ترجمہ: اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملادے۔

یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

سوال6: وصال سے قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فاطمۃ الزاہراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا فرمایا؟

جواب: **حضرت فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات**

فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مت روئیں، میرے اہل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری: 4434)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاسف بھرے لہجے میں کہنے لگیں: "ہائے! میرے بابا کی تکلیفیں"۔ آپ کا خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر ان سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد تمھارے بابا کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی وفات سے قبل کیا فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے؟

جواب: **آخرت کا چننا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس

کی رونقیں دکھائی ہیں۔ لیکن اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے جب یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ وہ بندے خود رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں، یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا، کیوں کہ لوگ اس جملے کی گہرائی کو نہ سمجھ سکے تھے۔

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ انصار کے متعلق کیا وصیت فرمائی؟

جواب: **<u>انصار کے متعلق وصیت</u>**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی بیماری کے ان ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مخاطب ہوئے اور انھیں مختلف وصیتیں فرمائیں انصار کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے قلب و جگر ہیں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کس صحابی کے لیے اشارے سے دُعا فرمائی؟

جواب: **<u>حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ</u>**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اشارے سے دُعا مانگی۔

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز کی امامت تک کسے حکم فرمایا؟

جواب: **<u>نماز کی امامت کا حکم</u>**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وفات سے چار دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مغرب کی نماز پڑھائی، لیکن عشاء کے وقت مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نماز کی امامت کے لیے مسجد تشریف نہ لا سکے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ چناں چہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔

سوال11: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو کیا ہبہ فرمایا؟

جواب: **<u>مسلمانوں کو ہبہ</u>**

نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنگی ساز و سامان وغیرہ مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد خلفا انھیں بطور تبرک استعمال کرتے رہے اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

سوال12: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ورثے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **<u>نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ورثہ</u>**

وصال سے ایک دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہو گا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اُجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری: 6729)

سوال13: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کس نے غسل دیا؟

جواب: **<u>نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو غسل</u>**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے غسل دیا:

- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال14: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مدفن کہاں ہے؟

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مدفن**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حجرے کو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔

سوال15: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قبر مبارک پر پانی کس نے چھڑکا؟

جواب: **حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

سوال16: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود وسلام پڑھنے کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: **درود وسلام کی فضیلت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود وسلام کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث مبارک ہے

"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے"۔

(جامع ترمذی484)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیماری کا آغاز ہوا:

(A) صفر المظفر کے آخری ایام میں (B) محرم الحرام کے آخری ایام میں
(C) ربیع الاول کے آخری ایام میں (D) رمضان المبارک کے آخری ایام میں

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آخری وصیتیں فرمائیں:

(A) عورتوں، غلاموں اور نماز کے بارے میں (B) وراثت کی تقسیم کے بارے میں
(C) سود کی حرمت کے بارے میں (D) زکوۃ ادا کرنے کے بارے میں

3۔ وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کون سا عمل انجام دیا؟

(A) تمام غلام آزاد کر دیے (B) وراثت تقسیم کر دی (C) عمرہ ادا کیا (D) نماز کی امامت کی

4۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کس بات پر تبسم کیا؟

(A) جنت کی بشارت پر (B) وصال کے بعد سب سے پہلے ملاقات کا سن کر
(C) تسبیح فاطمہ عطا ہونے پر (D) جگر کا ٹکڑا قرار دینے پر

5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا:

(A) سہ پہر کے وقت (B) چاشت کے وقت (C) عشاء کے وقت (D) مغرب کے بعد

6۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فریضہ حج ادا فرمایا:

(A) 10ہجری (B) 11ہجری (C) 12ہجری (D) 13ہجری

7۔ کس زوجہ کے گھر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تکلیف بہت بڑھ گئی؟

(A) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

8۔ کس زوجہ کے گھر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مستقل طور پر منتقل ہو گئے؟

(A) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
(C) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

9۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز پڑھانے کا حکم دیا:

(A) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (B) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(C) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (D) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

10۔ وصال سے ایک دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سہارا لیا ہوا تھا:

(A) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (B) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(C) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا (D) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

11۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں نے اپنی بیویوں کے خرچے اور اپنے عاملوں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب ہے:

(A) صدقہ (B) ورثہ (C) میراث (D) ملکیت

12۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا:

(A) غلام (B) دینار (C) جنگی ساز و سامان (D) جانور

13۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بار بار اپنے دستِ مبارک پانی میں ڈالتے اور چہرے پر ملتے اور فرماتے:

(A) استغفر اللہ (B) لا الہ الا اللہ (C) سبحان ربی الاعلی (D) اللّٰہم اشہد

14۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اشارے سے دُعا فرمائی:

(A) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے (B) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے

(C) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے (D) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے

15۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میرے قلب و جگر ہیں:

(A) انصار (B) مہاجر (C) حضرت امام حسن (D) حضرت امام حسین

16۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائیں ہیں لیکن اُس نے اپنے لیے پسند کیا ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کو (B) آخرت کو (C) جنت کو (D) دین کو

17۔ جب نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری لمحات کا آغاز ہوا تو اُس وقت سر مبارک تھا:

(A) حضرت عائشہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں (B) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں

(C) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں (D) حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں

18۔ غسل کے لیے پانی لایا گیا:

(A) تین کنوؤں سے (B) پانچ کنوؤں سے (C) سات کنوؤں سے (D) نو کنوؤں سے

19۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد تیار کی:

(A) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(C) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

20۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال سے ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا:

(A) وحی کا سلسلہ (B) تبلیغ کا سلسلہ (C) توحید کا سلسلہ (D) عدل و انصاف کا سلسلہ

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	D	C	B	A	B	B	A	A	A
20	19	18	17	16	15	14	13	12	11
A	A	C	A	B	A	B	B	C	A

مشقی سوالات

.1 درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی بیماری کا آغاز ہوا:

(A) صفر المظفر کے آخری ایام میں (B) محرم الحرام کے آخری ایام میں

(C) ربیع الاول کے آخری ایام میں (D) رمضان المبارک کے آخری ایام میں

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے آخری وصیتیں فرمائیں:

(A) عورتوں، غلاموں اور نماز کے بارے میں (B) وراثت کی تقسیم کے بارے میں

(C) سود کی حرمت کے بارے میں (D) زکوۃ ادا کرنے کے بارے میں

(iii) وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کون سا عمل انجام دیا؟

(A) تمام غلام آزاد کر دیے (B) وراثت تقسیم کر دی (C) عمرہ ادا کیا (D) نماز کی امامت کی

(iv) حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی کس بات پر تبسم کیا؟

(A) جنت کی بشارت پر (B) وصال کے بعد سب سے پہلے ملاقات کا سن کر

(C) تسبیح فاطمہ عطا ہونے پر (D) جگر کا ٹکڑا اقرار دینے پر

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا:

(A) سہ پہر کے وقت (B) چاشت کے وقت (C) عشاء کے وقت (D) مغرب کے بعد

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
B	B	A	A	A

.2 مختصر جواب دیں:

سوال1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی زندگی کے آخری لمحات اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی وصیت**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ تھے:

اَللّٰهُم بِالرَّفِيقِ الأعلى ترجمہ: اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملا دے۔

یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک کس نے تیار کی؟ اور کس نے آپ کو قبر مبارک میں اتارا؟

جواب: **لحد مبارک کی تیاری**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیار کی۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قبر مبارک میں اُتارا:

- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال3: نبی کریمؐ نے وفات سے قبل حضرت فاطمہ کے کان میں کیا ارشاد فرمایا جس سے وہ پہلے غمگین اور پھر خوش ہوئیں؟

جواب: **حضرت فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات**

فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے فرمایا: کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مت روئیں، میرے اہل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری: 4434)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا تاسف بھرے لہجے میں کہنے لگیں: "ہائے! میرے بابا کی تکلیفیں"۔ آپ کا خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس پر ان سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد تمھارے بابا کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

سوال4: وصال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حسنین کریمین سے کس طرح اپنی محبت کا اظہار فرمایا اور ان کے بارے میں کیا وصیت فرمائی؟

جواب: **حسنین کریمین سے محبت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز کی حفاظت اور زیر دست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

سوال5: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام پڑھنے کی فضیلت بیان کریں؟

جواب: **درود و سلام کی فضیلت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام کی بہت فضیلت ہے۔ حدیث مبارک ہے

"قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتے ہوں گے"۔

(جامع ترمذی 484)

3. **تفصیلی جواب دیں:**

سوال1: وصال نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں:

- طلبہ نبی کریمؐ کی وصیتوں کے متعلق مذاکرہ کریں۔
- نبی کریمؐ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام کی ہدایات کی فہرست بنائیں اور موجودہ دور میں ان کی اہمیت کے متعلق کمرہ جماعت میں اظہار خیال کریں۔

اُسوہ رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور ہماری عملی زندگی
حضرت محمد مُصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچپن اور جوانی

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا بچپن**

ولادت باسعادت:

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت 12۔ ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22۔ اپریل 571 عیسوی کو ہوئی۔

والد ماجد:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد ماجد حضرت عبداللہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش سے تقریباً دو ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے۔

والدہ ماجدہ:

آپ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ آمنہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کے چھ ماہ بعد وصال فرما گئیں۔

حضور ﷺ کی پرورش:

اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دادا جان حضرت عبد المطلب نے آپ کی پرورش کی۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک آٹھ سال ہوئی تو وہ بھی اس دنیا سے رخصت ہو گئے، دادا کی وفات کے بعد شفیق چچا حضرت ابو طالب نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کی۔

اہل عرب کا رواج:

اہل عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہاَ اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وہیں رہے۔

حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن کا معمول:

حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہاَ فرماتی ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ایک روز مجھ سے کہنے لگے: اماں جان! میرے بہن بھائی دن بھر نظر نہیں آتے، یہ صبح کو اٹھ کر روزانہ کہاں چلے جاتے ہیں؟ میں نے کہا کہ یہ لوگ بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: اماں جان! آپ مجھے بھی میرے بہن بھائیوں کے ساتھ جانے کی اجازت دے دیجئے۔ چناں چہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اصرار پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہاَ نے اپنے بچوں کے ساتھ چراگاہ جانے کی اجازت دے دی اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ روزانہ جہاں حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہاَ کی بکریاں چرتی تھیں، تشریف لے جاتے رہے اور بکریاں چراگاہوں میں لے جا کر ان کی دیکھ بھال کرتے رہے۔

نبوت کی دلالت:

حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ (الخصائص الکبری، ا: ۵۳)

اول کلام:

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا سب سے اول کلام اللہ کی حمد و ثنا پر مبنی تھا۔

LAST HOPE STUDY

اُمِّ ایمن کی محبت:

جب حضور اقدس خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ، حضرت حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھاَ کے گھر سے مکہ مکرمہ واپس پہنچ گئے اور اپنی والدہ محترمہ کے پاس رہنے لگے تو حضرت اُم ایمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھاَ، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خاطر داری اور خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں۔

حاصل کلام:

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بچپن ہی میں سچائی، امانت داری، شرافت، خوبصورتی کا حسین امتزاج تھے جو کوئی بھی دیکھتا گرویدہ ہو جاتا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی 63 سالہ زندگی میں کبھی جھوٹ نہ بولا۔ حتیٰ کہ نبوت سے قبل مکہ کے لوگ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق اور امین کے نام سے پکارتے تھے۔

سوال2: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کی روشنی میں خدمتِ خلق، عفت وحیا، شجاعت، بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور حسنِ معاملات پر نوٹ لکھیں۔**

جواب:

راحت رسانی اور خدمت خلق

رحمۃ اللعالمین خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہ صرف مسلمانوں بلکہ عالم انسانیت کے ساتھ ساتھ جانوروں اور چرند پرند کے لیے بھی باعث رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی ہمیشہ معاف کر دیا۔

عرب میں قحط:

ایک دفعہ عرب میں سخت قحط پڑ گیا تو سردارانِ عرب، کعبہ کے متولی حضرت ابو طالب کے پاس آئے، انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ساتھ لیا، حرم میں دیوار کعبہ سے ٹیک لگا کر بٹھا دیا اور دعا مانگنے میں مشغول ہوئے۔ دعا کے درمیان حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلی مبارک آسمان کی طرف اٹھا دیا ایک دم چاروں طرف سے بدلیاں نمودار ہوئیں اور فوراً ہی اس زور کی بارش برسی کہ زمین سیراب ہو گئی، جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگا، چٹیل میدانوں کی زمینیں سرسبز و شاداب ہو گئیں اور قحط ختم ہو گیا۔ **(الملل والنحل: ۲، ص: ۲۴۹)**

حلف الفضول:

پورے عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے حلف الفضول نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ ملک سے بدامنی کو دور کریں گے، مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے، کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

معاہدے کے بدلے سرخ اُونٹ:

اس معاہدے سے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اتنی خوشی ہوئی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرمایا کرتے تھے، اگر اس معاہدے کے بدلے میں کوئی مجھے سرخ اونٹ بھی دیتا تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ ایک دفعہ ایک عورت نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی دادرسی فرمائی۔

میثاقِ مدینہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مشرکینِ مکہ کے مظالم سے تنگ آکر جب مدینہ ہجرت کی تو وہاں یہود کی ایک بڑی تعداد آباد تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ کے لوگوں کو تنگی سے بچانے کے لیے اور راحت رسانی کے لیے مدینہ کے یہودیوں سے جنگ بندی کے لیے اور مدینے کے امن کے لیے ایک معاہدہ کیا۔ جسے میثاقِ مدینہ کہا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ:

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامِ امن کے لیے مشرکینِ مکہ سے صلح کا معاہدہ کیا۔ حالانکہ اس معاہدے کی تمام شقیں مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس معاہدے

کی وجہ سے مکہ سے عمرہ کیے بناواپس آ گئے اور ایک مسلمان صحابی کو بھی معاہدے کی رو سے واپس مشرکینِ مکہ کو دے دیا۔

مشہور واقعہ:

ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک مشرک خاتون نبی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر ہر روز کوڑا پھینکتی تھی ایک دن اس نے کوڑانہ پھینکا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کے گھر تشریف لے گئے دیکھا تو وہ بڑھیا بیمار تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کو دوادی اور اُس کا گھر کا کام کاج بھی خود کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ حسن سلوک دیکھتے ہوئے وہ بڑھیا دائرہ اسلام میں داخل ہو گئی۔

عفت وحیا

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حیا کے پیکر تھے۔ آپ کی عفت وحیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ **(صحیح بخاری:3562)**

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آبادی سے دُور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آبادی سے بہت دور چلے جاتے، یہاں تک کہ کوئی آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔

(سنن ابی داؤد:2)

بہن بھائیوں اور دوستوں سے حُسن سلوک

رحمۃ اللعالمین خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس تمام جہانوں کے لیے رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نہ صرف مسلمانوں بلکہ عالمِ انسانیت کے ساتھ ساتھ جانوروں اور چرند پرند کے لیے بھی باعث رحمت ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے جانی دشمنوں کو بھی ہمیشہ معاف کر دیا۔

حضرت شیما رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔

غزوہ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا؛ مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

دوستوں سے حسنِ سلوک:

اعلان نبوت سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سر فہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور

باوقار لوگ تھے۔

تجارتی تعلقات:

آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تعلقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تجارت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

شجاعت و بہادری اور حُسنِ معاملات

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی شجاعت و بہادری اور حسن معاملہ کا پیکر تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اوصاف جمیلہ کے اولین گواہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ہیں۔

غزوہ حنین:

غزوہ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آگیا تو اس وقت بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے یہ فرما رہے تھے:

"میں نبی ہوں برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبدالمطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔"

حضرت براابن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ:

حضرت براابن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔ **(جامع ترمذی:1688)**

غزوہ اُحد:

غزوہ اُحد میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آیا تو اُس وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے تھے حالانکہ اس غزوہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے عزیز چچا حضرت حمزہ بھی شہید ہوئے۔

غزوہ احزاب:

غزوہ احزاب میں جب تمام عرب مدینہ پر چڑھائی کرنے آیا تو بھی نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شجاعت و بہادری کی مثال نظر آئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خود صحابہ کرام کے ساتھ شامل ہو کر خندق کھودی اور مدینہ کا دفاع مضبوط کیا۔

معاملہ فہمی

حجر اسود کی تنصیب:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریش مکہ حجر اسود کی تنصیب کے موقع پر دست و گریباں ہونے کے قریب تھے، تب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکمت عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہل مکہ کو بچالیا، حجر اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ نے حجر اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرمادیا۔

میثاقِ مدینہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مشرکینِ مکہ کے مظالم سے تنگ آکر جب مدینہ ہجرت کی تو وہاں یہود کی ایک بڑی تعداد آباد تھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینہ کے لوگوں کو تنگی سے بچانے کے لیے اور راحت رسانی کے لیے مدینہ کے یہودیوں سے جنگ بندی کے لیے اور مدینے کے امن کے لیے ایک معاہدہ کیا۔ جسے میثاقِ مدینہ کہا جاتا ہے۔

صلح حدیبیہ:

صلح حدیبیہ کے موقعہ پر بھی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قیامِ امن کے لیے مشرکینِ مکہ سے صلح کا معاہدہ کیا۔ حالانکہ اس معاہدے کی تمام شقیں مسلمانوں کے خلاف تھیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس معاہدے کی وجہ سے مکہ سے عمرہ کیے بنا واپس آ گئے اور ایک مسلمان صحابی کو بھی معاہدے کی رو سے واپس مشرکینِ مکہ کو دے دیا۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت 12۔ ربیع الاول، بروز پیر بمطابق 22۔ اپریل 571 عیسوی کو مکہ میں بنو ہاشم کے قبیلے میں ہوئی۔

سوال2: نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: حضرت حلیمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اہلِ عرب کے رواج کے مطابق دیہات میں پرورش کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو قبیلہ بنو سعد کی ایک نیک خاتون حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهاَ اپنے ساتھ لے گئیں، چار سال تک آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وہیں رہے۔

سوال3: حضرت امیر حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کونسا دوہرا رشتہ تھا؟

جواب: حضرت امیر حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

سیدنا امیر حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

سوال4: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا بہن بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک تحریر کریں۔

جواب: بہن بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سگے بہن بھائی نہیں تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیما نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو گود میں کھلایا کرتی تھیں اور پنگھوڑے میں لوریاں دیتی تھیں۔

غزوہ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سیدنا امیر حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے چچا ہیں۔ سیدنا امیر حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے رضاعی بھائی بھی تھے، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس دوہرے رشتے کی وجہ سے حضرت حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کے لیے بہت شفقت اور محبت کے جذبات رکھتے تھے۔ ہمیشہ حُسن سلوک سے پیش آتے تھے۔ غزوہ احد میں ان کی شہادت پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بہت غمگین ہوئے اور بعد ازاں کثرت سے ان کی قبر پر جایا کرتے تھے۔

سوال5: حضرت عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر دلالت کرنے والی کون سی خاص نشانی بتائی؟

جواب: **نبوت پر دلالت**

حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ! آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ (الخصائص الکبری، ۱: ۵۳)

سوال6: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عفت وحیا کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: **عفت وحیا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حیا کے پیکر تھے۔ آپ کی عفت وحیا کے حوالے سے روایت ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پردہ دار کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔ **(صحیح بخاری:3562)**

اس زمانے میں گھروں میں باقاعدہ طہارت خانوں کا رواج نہیں تھا۔ قضائے حاجت کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آبادی سے دُور دراز تک نکل جاتے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ آبادی سے بہت دور چلے جاتے، یہاں تک کہ کوئی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو دیکھ نہیں سکتا تھا۔ **(سنن ابی داؤد:2)**

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے دوستوں کے ساتھ کیسا رویہ رکھتے تھے؟

جواب: **دوستوں سے حسن سلوک**

اعلان نبوت سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دوستوں میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ، حضرت حکیم بن حزام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت ضماد بن ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرفہرست ہیں۔ یہ تمام احباب نہایت ہی بلند اخلاق اور باوقار لوگ تھے، آپ کے اپنے دوستوں سے تجارتی تعلقات بھی تعلقات بھی تھے۔ حضرت قیس بن سائب مخزومی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ تجارت میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ شریک رہے، وہ خود بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا معاملہ اپنے تجارتی شرکا کے ساتھ ہمیشہ نہایت ہی صاف ستھرا رہتا تھا۔

سوال8: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی شجاعت وبہادری کا کوئی واقعہ بتائیں۔

جواب: **شجاعت وبہادری**

غزوہ حنین میں جب اسلامی لشکر دشمنوں کے نرغے میں آگیا تو اس وقت بھی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پریشان نہیں ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر گھبراہٹ کے بالکل آثار نہ تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پوری استقامت کے ساتھ دشمن کے مقابلے میں کھڑے یہ فرما رہے تھے:

"میں نبی ہوں برحق ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں۔ میں عبد المطلب جیسے سردار کا بیٹا ہوں۔"

حضرت براابن عازب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ غزوہ حنین کے دن نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ مضبوط کوئی نہیں دیکھا گیا۔ **(جامع ترمذی:1688)**

سوال9: حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی معاملہ فہمی کے متعلق تحریر کریں۔

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن معاملات**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حسن معاملہ کا عالم یہ تھا کہ جب قریش مکہ حجرِ اسود کی تنصیب کے موقع پر دست وگریباں ہونے کے قریب تھے، تب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکمت عملی سے اتنے بڑے فتنہ و فساد سے تمام اہل مکہ کو بچالیا، حجرِ اسود کو ایک چادر میں رکھ کر ہر قبیلے کے معتبر افراد کو چادر پکڑنے کو کہا، جب تمام افراد نے چادر پکڑی تو آپ نے حجرِ اسود کو اٹھا کر اپنی جگہ پر نصب فرمادیا۔

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ حنین کے موقع پر حضرت شیما سے کیا سلوک فرمایا؟

جواب:

حضرت شیما سے سلوک

غزوہ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

LAST HOPE STUDY

سوال11: عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی کے لیے ہونے والے معاہدہ کا نام اور اس کے اہم نکات تحریر کریں؟

جواب:

حلف الفضول

پورے عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے حلف الفضول نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ:

- ملک سے بدامنی کو دور کریں گے۔
- مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے۔
- کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تاریخ پیدائش ہے:

(A) 18 اپریل 571ء (B) 22 اپریل 571ء (C) 24 اپریل 571ء (D) 26 اپریل 571ء

2۔ داداجان حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھیں:

(A) چھے سال (B) آٹھ سال (C) دس سال (D) بارہ سال

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بچپن مین عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا کیا؟

(A) امداد کے طور پر غلہ دیا (B) اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعا کی

(C) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (D) زم زم کے کنویں پر گئے

4۔ جس معاہدے کو حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:

(A) میثاق مدینہ (B) صلح حدیبیہ (C) حلف الفضول (D) مواخات مدینہ

5۔ حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن کا اسم گرامی ہے:

(A) حضرت شیما رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهاَ (B) حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهاَ

(C) حضرت ثویبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهاَ (D) حضرت اُمّ ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهاَ

6۔ حضرت عبداللہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش سے تقریباً ______ ماہ پہلے انتقال فرما چکے تھے۔

(A) 2 ماہ (B) 3 ماہ (C) 4 ماہ (D) 5 ماہ

7۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے والد محترم کا نام ہے:

(A) حضرت ابوطالب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه (B) حضرت عبداللہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه

(C) حضرت حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه (D) حضرت عبدالمطلب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْه

8۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی والدہ محترمہ کا نام ہے:

(A) حضرت فاطمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہَا (B) حضرت زینب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہَا

(C) حضرت آمنہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہَا (D) حضرت حلیمہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہَا

9۔ والدہ محترمہ حضرت آمنہ کے انتقال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھی:

(A) چھے سال (B) آٹھ سال (C) دس سال (D) بارہ سال

10۔ حضرت عبدالمطلب کے انتقال کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پرورش کس نے کی؟

(A) حضرت ابو طالب (B) حضرت عبداللہ (C) حضرت حمزہ (D) حضرت عباس

LAST HOPE STUDY

11۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس کتنا عرصہ رہے؟

(A) چار سال (B) آٹھ سال (C) دس سال (D) بارہ سال

12۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زبان مبارک سے ادا ہونے والا پہلا کلام ہے:

(A) اللہ کی حمد و ثنا (B) اُمت کی مغفرت (C) نبوت کا دعوی (D) والدین کا احترام

13۔ حضرت شیما کس غزوہ میں قید ہو کر مدینہ آئیں:

(A) غزوہ بدر (B) غزوہ اُحد (C) غزوہ حنین (D) غزوہ تبوک

14۔ حضرت حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کا چچا کے علاوہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کیا رشتہ تھا؟

(A) دوست (B) پڑوسی (C) رضاعی بھائی (D) سسر

15۔ حضرت حمزہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کس غزوہ میں شہید ہوئے؟

(A) غزوہ بدر (B) غزوہ اُحد (C) غزوہ حنین (D) غزوہ تبوک

16۔ اعلان نبوت سے پہلے آپ کے دوستوں میں حضرت ابو بکر کے علاوہ تھے:

(A) حضرت حکیم بن حزام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (B) حضرت عمر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(C) حضرت معصب رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ (D) حضرت ارقم رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	A	A	C	C	B	B
16	15	14	13	12	11	10	9
A	B	C	C	A	A	A	A

مشقی سوالات

1۔ درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تاریخ پیدائش ہے:

(A) 18 اپریل 571ء (B) 22 اپریل 571ء (C) 24 اپریل 571ء (D) 26 اپریل 571ء

(ii) دادا جان حضرت عبد المطلب کے انتقال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عمر مبارک تھیں:

(A) چھے سال (B) آٹھ سال (C) دس سال (D) بارہ سال

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بچپن مین عرب میں قحط پڑا تو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا کیا؟

(A) امداد کے طور پر غلہ دیا (B) اللہ تعالٰی سے ان کے حق میں دعا کی

(C) دعا کے دوران میں آسمان کی طرف انگلی اٹھائی (D) زم زم کے کنویں پر گئے

(iv) جس معاہدے کو حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب قرار دیا:

(A) میثاق مدینہ (B) صلح حدیبیہ (C) حلف الفضول (D) مواخات مدینہ

(v) حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن کا اسم گرامی ہے:

(A) حضرت شیما رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا (B) حضرت حلیمہ سعدیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا

(C) حضرت ثویبہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا (D) حضرت اُمّ ایمن رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
A	C	C	B	B

2۔ مختصر جواب دیں:

سوال 1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ حنین کے موقع پر حضرت شیما سے کیا سلوک فرمایا؟

جواب: **حضرت شیما سے سلوک**

غزوہ حنین میں حضرت شیما قیدیوں میں شامل تھیں۔ انھوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو اپنا تعارف کروایا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بڑی عزت افزائی فرمائی، چادر بچھائی، احترام سے بٹھایا اور ارشاد فرمایا: مانگو تمھیں دیا جائے گا، قیدیوں کی سفارش کرو، انھیں تمھاری وجہ سے امان دی جائے گی۔ پھر ان کی سفارش پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

سوال 2: عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی کے لیے ہونے والے معاہدہ کا نام اور اس کے اہم نکات تحریر کریں؟

جواب: **حلف الفضول**

پورے عرب کے مظلوموں کی راحت رسانی اور قیام امن کے لیے آپ نے حلف الفضول نامی معاہدے میں بھی شرکت فرمائی۔ اس معاہدے کے شرکا نے یہ طے کیا کہ:

- ملک سے بدامنی کو دور کریں گے۔
- مظلوموں، مسافروں اور غریبوں کی حفاظت اور مدد کریں گے۔
- کسی ظالم یا غاصب کو مکہ میں نہیں رہنے دیں گے۔

سوال 3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی کس نشانی نے حضرت عباس کو اسلام کی طرف ترغیب دلائی؟

جواب: **نبوت پر دلالت**

حضرت عباس رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ! آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کی دلالت کرنے والی ایک خاص نشانی نے مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی ترغیب دی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ایام طفولیت میں گہوارے کے اندر چاند کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اور انگلی مبارک کے ساتھ جس طرف اشارہ فرمایا کرتے تھے، چاند اسی طرف جھک جاتا تھا۔ آپ نے فرمایا: میں اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا اور وہ میرے ساتھ باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا۔ (الخصائص الکبری، ۱: ۵۳)

3۔ تفصیلی جواب دیں:

سوال 1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت کی روشنی میں دوسروں کی راحت رسانی اور خدمت خلق پر نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 2

سرگرمیاں:

- اساتذہ کرام کمرہ جماعت میں طلبہ سے نبی کریمؐ کے بچپن اور جوانی کے واقعات سیر حاصل گفتگو فرمائیں۔
- طلبہ نبی کریمؐ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں خدمت خلق کی چند مثالیں تحریر کریں۔

حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ذوق عبادت

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذوق عبادت اور عبادات میں میانہ روی واعتدال پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ذوق عبادت**

اعلانِ نبوت سے قبل:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اعلان نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالٰی کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں

یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غار حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔

پہلی وحی:

غار حرا میں عبادت کے دوران میں حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

ذکر الٰہی:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالٰی کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر وقت اللہ تعالٰی کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے تھے۔

تلاوتِ قرآن مجید:

قرآن مجید کی تلاوت سے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو خاص شغف تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرض روزوں کے ساتھ ساتھ نفلی روزے بھی رکھتے تھے۔

ذوقِ عبادت:

نماز اور کثرت عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گناہوں سے پاک ہیں۔

شکر گزار بندہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (جامع ترمذی:412)

نماز کا اہتمام:

نماز تمام عبادات میں سے افضل و اشرف عبادت ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نماز سے اس قدر محبت تھی کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو آپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو جو خوشی، مسرت اور ذوق نماز میں حاصل ہوتا تھا وہ کسی اور عبادت میں حاصل نہ ہوتا تھا۔

قیام اللیل:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا۔

"رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔" (صحیح بخاری:1146)

اعتکاف کا اہتمام:

حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا فرماتی ہیں کہ جب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آتا تو حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عبادت کے لیے خود بھی کمربستہ ہو جاتے اور اپنے گھر کو بھی عبادت کے لیے جگاتے تھے۔

میانہ روی اور اعتدال

معنی و مفہوم:

دینِ اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالٰی کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالٰی اور اس کے "رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہوگا۔

عبادات میں میانہ روی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا نے بیان کیا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا

: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی بھی، کیوں کہ تمھارے جسم بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری 6134)

سرزمینِ عرب میں انقلاب:

حضورِ اکرم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات نے سرزمین عرب میں روحانی انقلاب برپا کر دیا۔ وہ خطۂ زمین جہاں بتوں کی پرستش ہوا کرتی تھی اور اللہ تعالیٰ کی یاد تک دلوں سے محو ہو گئی تھی، ان کے خیالات کا رخ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف ہو گیا۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ذوقِ عبادت اور خشوع و خضوع سے راہ نمائی حاصل کرتے ہوئے اپنے دلوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے منور کریں اور اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے آباد کریں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: اعلانِ نبوت سے پہلے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت گزاری کا کیا عالم تھا؟

جواب: **اعلانِ نبوت سے قبل عبادت گزاری**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اعلانِ نبوت سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی بے حد عبادت فرماتے تھے۔ عبادت میں یک سوئی حاصل کرنے کے لیے آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غارِ حرا میں بھی تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزرتا تھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔

سوال 2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی عبادت**

نماز اور کثرتِ عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔“ (جامع ترمذی: 412)

سوال 3: حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

جواب: **رات کی عبادت کا معمول**

سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْها نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا۔

”رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔“ (صحیح بخاری: 1146)

سوال 4: عبادات میں اعتدال اور میانہ روی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **عبادات میں اعتدال اور میانہ روی**

دینِ اسلام عبادات میں بھی میانہ روی اور اعتدال کا حکم دیتا ہے۔ عبادت میں میانہ روی سے یہ مراد ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی کرے، اس کے بندوں کے حقوق بھی ادا کرے اور ساتھ ساتھ اپنی صحت اور ضرورتوں کا بھی خیال رکھے۔ انسان اگر زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ اور اس کے ”رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے احکام کے مطابق گزارتا ہے تو وہ لمحہ بھی عبادت شمار ہو گا۔

سوال5: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو کیا نصیحت کی؟

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو کو نصیحت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہا نے بیان کیا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔
(صحیح بخاری 6134)

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا:
(A) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو (B) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو
(C) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو (D) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو

2۔ جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران ورم آ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
(A) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (B) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں
(C) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (D) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو قرار دیا:
(A) آنکھوں کی ٹھنڈک (B) آنکھوں کی روشنی (C) آنکھوں کی چمک (D) دل کی روشنی

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ غار حرا تشریف لے جاتے تھے:
(A) فرشتے سے ملاقات کے لیے (B) تبلیغ کے لیے (C) فضیلت کے لیے (D) یک سوئی کے لیے

5۔ حدیث مبارک کے مطابق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟
(A) ابتدائی حصے میں (B) آدھی رات کو (C) آخری حصے میں (D) فجر کے بعد

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
A	A	A	D	A

مشقی سوالات

1. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کا حکم دیا:
(A) حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو (B) حضرت عبداللہ بن عمر رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو
(C) حضرت عبداللہ بن عباس رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو (D) حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِی اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو

(ii) جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں عبادت کے دوران ورم آ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
(A) کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں (B) کیا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت نہ کروں
(C) کیا میں اللہ تعالیٰ کو یاد نہ کروں (D) کیا میں عبادت کا حق ادا نہ کروں

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز کو قرار دیا:
(A) آنکھوں کی ٹھنڈک (B) آنکھوں کی روشنی (C) آنکھوں کی چمک (D) دل کی روشنی

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ غار حرا تشریف لے جاتے تھے:
(A) فرشتے سے ملاقات کے لیے (B) تبلیغ کے لیے (C) فضیلت کے لیے (D) یک سوئی کے لیے

(v) حدیث مبارک کے مطابق نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رات کے کس حصے میں سوتے تھے؟
(A) ابتدائی حصے میں (B) آدھی رات کو (C) آخری حصے میں (D) فجر کے بعد

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
A	A	A	D	A

.2 **مختصر جواب دیں:**

سوال1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عبادت کا کس قدر اہتمام فرماتے تھے؟ ایک مثال دیں۔

جواب: **نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عبادت**

نماز اور کثرت عبادت کی وجہ سے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا گیا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اتنی تکلیف برداشت کرتے ہیں، حالاں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گناہوں سے پاک ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "تو کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔" (جامع ترمذی:412)

سوال2: حضرت عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کا کیا معمول بیان فرمایا ہے؟

جواب: **رات کی عبادت کا معمول**

سیّدہ عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رات کی عبادت کے بارے میں فرمایا۔

"رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ رات کے ابتدائی حصہ میں سو جاتے تھے۔ پھر اٹھ کر قیام کرتے اور سحری کرتے اور سحری کے قریب وتر پڑھتے، پھر اپنے بستر پر تشریف لاتے۔ پھر جب اذان (فجر) سنتے تو تیزی سے اٹھ پڑتے۔" (صحیح بخاری:1146)

سوال3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبادت میں میانہ روی کے بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا کو کیا نصیحت کی؟

جواب: **حضرت عبداللہ بن عمرو کو نصیحت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عبادات میں میانہ روی اور اعتدال اپنانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا نے بیان کیا کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ صحیح ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، عبادت بھی کرو اور آرام بھی، روزے بھی رکھو اور کھاؤ پیو بھی، کیوں کہ تمھارے جسم بھی تم پر حق ہے، آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے، تم سے ملاقات کے لیے آنے والوں کا بھی تم پر حق ہے۔ بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ (صحیح بخاری6134)

.3 **تفصیلی جواب دیں:**

سوال1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ذوق عبادت اور عبادات میں میانہ روی و اعتدال میں جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں:

- عبادت کے سلسلے میں شب و روز کے معمولات نبویؐ کے بارے میں کمرہ جماعت میں مذاکرہ کریں۔

- اساتذہ کرام طلبہ سے عبادت کی مختلف صورتوں پر مشتمل چارٹ بنوائیں۔
- اساتذہ کرام کمرہ جماعت میں نبی کریمؐ کی عبادت میں ذوق وشوق اور خوش وخضوع کے حوالے سے گفتگو کریں۔

حضرت محمد مصطفیٰ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت وایثار

﴾تفصیلی سوالات﴿

سوال1: سخاوت سے کیا مراد ہے؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب:

سخاوت

معنی ومفہوم:

سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کو خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔

ایثار کا مفہوم:

انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔ سخاوت کے مختلف طریقے ہیں۔: مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح وبہبود کے مختلف امور انجام دینا۔

ارشادِ ربانی:

اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ

"اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو" (سورۃ الحشر: 9)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔

(جامع ترمذی: 1968)

سخاوت کی اقسام:

سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال ودولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

حاصلِ کلام:

ہمیں چاہیے کہ ہم روزمرہ زندگی میں سخاوت وحصار جیسے خصوصیات کو اپنائیں تاکہ صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں آیا۔

سوال2: سیرت طیبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: **اُسوہ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اور سخاوت وایثار**

سخاوت وایثار:

سخاوت کا معنی کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کو خوش نودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔

ارشادِ ربانی:

اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ

"اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو" (سورۃ الحشر: 9)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمان:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سخاوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
ترجمہ: سخی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے اور کنجوس اللہ اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے۔
(جامع ترمذی:1968)

سخاوت کی اقسام:

سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

حضرت انس رَضِی اللہ تَعَالیٰ عَنْہا:

حضرت انس رَضِی اللہ تَعَالیٰ عَنْہا فرماتے ہیں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے جو کچھ مانگ جاتا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عطا فرمادیتے، اک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آو، بے شک محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا۔(صحیح مسلم:2312)

مہمان نوازی کی مثال:

ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس ایک شخص نے آکر کہا کہ میں بھوکا ہوں، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی کسی زوجہ کے پاس مہمان کے کھانے کے انتظام کا پیغام بھیجا، انھوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو حق دے کر بھیجا ہے، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں، پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دوسری زوجہ مطہرہ کے پاس پیغام بھیجا، انھوں نے بھی اسی طرح کہا، حتی کہ سب نے اسی طرح کہا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام سے فرمایا آج رات کون اس شخص کو مہمان بنائے گا؟ انصار میں سے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میں اس کی ضیافت کروں گا۔ وہ اس کو اپنے گھر لے گئے اور اس نے اپنی بیوی سے پوچھا تمھارے پاس کھانے کے لیے کیا کچھ ہے؟ بیوی نے کہا صرف بچوں کے لیے کھانا ہے۔ انھوں نے کہا ان کو بہلا کر سلا دو اور جب مہمان آئے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھار ہے ہیں پھر سب بیٹھ گئے اور مہمان نے کھانا کھالیا جب صبح ہوئی تو وہ صحابی نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس سے اللہ بہت خوش ہوا۔(صحیح مسلم:2054)

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات اگر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس کچھ بھی نہ ہوتا اور کوئی مانگنے والا آجاتا تو اپنی ضمانت دے کر مطلوبہ شے کسی سے لے کر حاجت مند کی ضرورت پوری فرمادیتے۔ ایک شخص آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو، کسی چیز کا سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس وقت میرے پاس کوئی شے نہیں، ہاں تم میری ضمانت پر اپنی مطلوبہ اشیا خرید لو جب ہمارے پاس کچھ آجائے گا ہم اس کی قیمت ادا کر دیں گے۔ (شمائل ترمذی 338)
ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے کبھی انکار کیا ہو۔
(صحیح مسلم:2311)

قول و عمل میں سخاوت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے قول اور عمل میں نہ صرف سخاوت کا خود ایک نمونہ تھے، بلکہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اہل بیت علیہ السلام اور صحابہ کرام رَضِی اللہ تَعَالیٰ عَنْهُمْ کو سخاوت اور ایثار کی ترغیب و تلقین بھی فرماتے تھے اور صحاب کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ دیوانہ وار آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی

ترغیب پر اپنا مال و اسباب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قدموں پر ڈھیر فرمادیتے تھے۔

LAST HOPE STUDY

غزوہ تبوک:

غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں، حضرت ابو بکر رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔

اہل بیت اطہار کی سخاوت:

اہل بیت اطہار رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنهُمْ سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهاَ اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکہ ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حاصل کلام:

ہمیں بھی سخاوت و ایثار کی صفات اپنانی چاہیے، کیوں کہ سخاوت و ایثار سے جہاں افراد معاشرہ کی مدد ہوتی ہے، وہاں اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوتی ہے۔ سخاوت، انسانی دل سے مال و دولت کی لامحدود محبت اور لالچ ختم کر دیتی ہے، جس کے بعد انسان کو اطمینان قلب جیسی نعمت نصیب ہوتی ہے۔ سخاوت سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور ایمان کامل نصیب ہوتا ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: سخاوت وایثار سے کیا مراد ہے؟

جواب: **سخاوت وایثار**

سخاوت کا معنیٰ کھلے دل سے خرچ کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو مال عطا فرمایا ہے، اس میں سے اللہ تعالیٰ کو خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اس کے بندوں پر مال خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔ انسان اگر اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کے باوجود خرچ کرے تو یہ بہترین سخاوت ہے، اسی کو ایثار کہا جاتا ہے۔ سخاوت کے مختلف طریقے ہیں۔: مثلاً فقرا اور مساکین کو کھانا کھلانا، یتیموں کی پرورش کرنا، بیواؤں کی مالی مدد کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے مختلف امور انجام دینا۔

سوال 2: سخاوت کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ایک بیان کریں۔

جواب: **سخاوت کی اہمیت**

اللہ تعالیٰ نے ایثار کرنے والے لوگوں کو کامیاب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ

"اور وہ اپنے آپ پر (انھیں) ترجیح دیتے ہیں اگرچہ خود انھیں شدید حاجت ہو" (سورۃ الحشر: 9)

سوال 3: انصاری صحابی کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مہمان کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **مہمان کے متعلق ارشاد**

انصاری صحابی کو مہمان کی خاطر مدارت کرنے پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم نے جس طرح رات کو اپنے مہمان کی ضیافت کی ہے، اس اللہ بہت خوش ہوا۔" (صحیح مسلم: 2054)

سوال 4: سخاوت کی مالی اور بدنی اور علمی صورتوں کی وضاحت کریں۔

جواب: **سخاوت کی مالی بدنی اور علمی صورتیں**

سخاوت کو اگر وسیع مفہوم میں دیکھا جائے تو مال و دولت کے ساتھ ساتھ علم، وقت اور صحت میں بھی انسان سخاوت کر سکتا ہے۔ علم کی بات اس شخص کو بتانا جو واقف نہیں، یہ بھی سخاوت ہے۔ کسی بیمار اور پریشان حال شخص کو وقت دے دینا جس سے اس انسان کا دل بہل جائے، یہ بھی سخاوت ہے۔ صحت مند آدمی کا کسی بیمار، بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا بھی سخاوت ہے۔

سوال 5: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمانِ غنی رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے کتنا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: **حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ کی سخاوت**

غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:
آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں میری مدد کرے تو میں اُسے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ اس موقع پر حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سامانِ جہاد سے لدے سینکڑوں اُونٹ اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔

سوال 6: نبی کریم ﷺ کی سخاوت کی ایک مثال تحریر کیجیے۔

جواب: **نبی کریم ﷺ کی سخاوت**

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتے ہیں کہ:
"نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے جو کچھ مانگ جاتا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ عطا فرما دیتے، اک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اسے صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آو، بے شک محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا"۔
(صحیح مسلم:2312)

سوال 7: حضرت علی المرتضیٰ کی سخاوت کی مثال بیان کریں۔

جواب: **حضرت علی المرتضیٰ کی سخاوت**

اہل بیت اطہار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنہُمْ سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہاَ اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

سوال 8: غزوہ تبوک کے موقعے پر صحابہ کرام نے کس طرح سخاوت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: **صحابہ کرام کی سخاوت**

غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں، حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہِ رسالت میں پیش کر دیں۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **سخاوت سے مراد ہے:**
(A) کھلے دل سے خرچ کرنا (B) فضول خرچی کرنا (C) منع کرنا (D) روک لینا

2۔ **علمی سخاوت سے مراد ہے:**
(A) کسی کو علمی بات سمجھانا (B) کسی پر مال کرچ کرنا (C) کسی کو وقت دینا (D) تیمارداری کرنا

3۔ **یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے:**
(A) صبر و تحمل (B) سخاوت و ایثار (C) عفو و درگزر (D) رواداری

4۔ **انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟**
(A) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (B) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا
(C) اسے مال و دولت عطا کیا (D) اسے کھجوریں عطا کیں

5۔ **غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت ابو بکر صدیق غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں پیش کیا:**
(A) گھر کا سارا سامان (B) 1100 اونٹ (C) گھر کا آدھا سامان (D) 1000 دینار

6۔ انسان اپنی ضرورت اور حاجت ہونے کی باوجود دوسروں پر خرچ کرے تو یہ کہلاتا ہے:

(A) ایثار (B) کنجوسی (C) فضول خرچی (D) صلہ رحمی

LAST HOPE STUDY

7۔ ________ اللہ سے قریب ہے اور جنت سے قریب ہے۔
(A) کنجوس (B) کفایت شعار (C) سخی (D) بخیل

8۔ صحت مند آدمی کا کسی بوڑھے اور کمزور شخص کے کسی معاملے میں مدد کرنا ہے:
(A) صبر و تحمل (B) سخاوت و ایثار (C) عفو و درگزر (D) رواداری

9۔ غزوہ تبوک کس ہجری میں پیش آیا؟
(A) 8 ہجری (B) 9 ہجری (C) 10 ہجری (D) 11 ہجری

10۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کیا:
(A) گھر کا سارا سامان (B) 1100 اونٹ (C) گھر کا آدھا سامان (D) 1000 دینار

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	B	C	A	A	A	B	A	A

مشقی سوالات

1. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) سخاوت سے مراد ہے:
(A) کھلے دل سے خرچ کرنا (B) فضول خرچی کرنا (C) منع کرنا (D) روک لینا

(ii) علمی سخاوت سے مراد ہے:
(A) کسی کو علمی بات سمجھانا (B) کسی پر مال کرچ کرنا (C) کسی کو وقت دینا (D) تیمارداری کرنا

(iii) یتیموں کی پرورش کرنا اور عوامی فلاح و بہبود کے کام انجام دینا کہلاتا ہے:
(A) صبر و تحمل (B) سخاوت و ایثار (C) عفو و درگزر (D) رواداری

(iv) انصاری میزبان نے مہمان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
(A) خود بھوکے رہے اور اس کو کھلایا (B) بچوں کے ساتھ اسے کھانا کھلایا
(C) اسے مال و دولت عطا کیا (D) اسے کھجوریں عطا کیں

(v) غزوہ تبوک کے موقعے پر حضرت ابو بکر صدیق غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں پیش کیا:
(A) گھر کا سارا سامان (B) 1100 اونٹ (C) گھر کا آدھا سامان (D) 1000 دینار

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	B	A	A

2. مختصر جواب دیں:

سوال 1: نبی کریمؐ کی سخاوت کی ایک مثال تحریر کیجیے۔

جواب:

نبی کریمؐ کی سخاوت

حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا فرماتے ہیں کہ:
"نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے جو کچھ مانگ جاتا آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ عطا فرمادیتے، اک شخص حاضر ہوا اور سوال کیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اسے

صدقے کے مال میں سے اتنی بکریاں دینے کا حکم فرمایا کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان کو بھر دیتیں، وہ اپنی قوم کی طرف لوٹا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم اسلام لے آو، بے شک محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس قدر عطا فرماتے ہیں کہ محتاجی کا خوف نہیں رہتا"۔
(صحیح مسلم:2312)

سوال2: حضرت علی المرتضیٰ کی سخاوت کی مثال بیان کریں۔

جواب: **حضرت علی المرتضیٰ کی سخاوت**

اہل بیت اطہار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنہُمْ سخاوت اور ایثار و قربانی کا پیکر تھے۔ ایک بار سیدہ فاطمہ زہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہاَ اور حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزے سے تھے، کہ افطار کے وقت سائل نے دستک دی کہ وہ بھوکا ہے تو سب کچھ اس کو عطا کر دیا اور خود پانی سے روزہ افطار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

سوال3: غزوہ تبوک کے موقعے پر صحابہ کرام نے کس طرح سخاوت کا مظاہرہ کیا؟

جواب: **صحابہ کرام کی سخاوت**

غزوہ تبوک 9 ہجری کے موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: آج کوئی ایسا شخص ہے جو لشکر کی تیاری میں مدد کرے تو میں اس کو جنت کی بشارت دیتا ہوں، حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنا سب مال و اسباب آپ کی بارگاہ میں نچھاور کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے گھر کا نصف مال پیش کر دیا اور حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سامان جہاد سے لدے سیکڑوں اونٹ اور اشرفیاں بارگاہ رسالت میں پیش کر دیں۔

3. تفصیلی جواب دیں:

1۔ سیرت طیبہ سے سخاوت کو مثالوں سے واضح کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 2

سرگرمیاں:

- طلبہ اپنی جیب خرچ میں سے جمع شدہ رقم اور اشیاء کے ذریعے سے فلاحی کاموں میں حصہ لیں۔
- اساتذہ کرام نشاندہی کریں کہ روزمرہ زندگی میں سخاوت اور ایثار کی ضرورت کن کن مواقع پر پیش آتی ہے؟
- اساتذہ کرام طلبہ کو ہدایت کریں کہ وہ بخل سے پناہ مانگنے کی مسنون دعا پڑھنے کا معمول بنائیں۔

صلہ رحمی

تفصیلی سوالات

سوال1: صلہ رحمی کی اہمیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **صلہ رحمی کی اہمیت**

صلہ رحمی کا مفہوم:

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا، رشتوں کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

قطع رحمی:

جب کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو نقصان اٹھانے والا قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

صلہ رحمی اور اسوۂ حسنہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

نبی کریم خاتم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ سے صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تربیت ملتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو غریب رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری:2769)

اخلاقِ حسنہ اور صلہ رحمی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق حسنہ اور صلہ رحمی کا ایک نمونہ یہ بھی ہے کہ جو آپ سے تعلق توڑنا چاہتا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کے ساتھ تعلقات کو جوڑتے تھے۔ اگر کوئی شخص تعلقات قائم رکھنا چاہے تو اسے تعلق قائم رکھنا کوئی مشکل کام نہیں۔ مشکل تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ تعلقات توڑتا ہے اس کو جوڑ کر رکھیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نو باتوں کا حکم:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے:

- مخفی اور اعلانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔
- غصہ میں ہو یا خوشی میں ہمیشہ انصاف کی بات کہوں۔
- دونوں حالتوں میں (غصہ اور خوشی) اعتدال پر قائم رہوں۔
- جو مجھ سے تعلق توڑے میں اُس سے تعلق جوڑوں۔
- جو مجھے نہ دے میں اُسے عطا کروں۔
- جو مجھ پر ظلم کرے میں اُسے معاف کر دوں۔
- میری خاموشی فکر پر مبنی ہو۔
- میرا بولنا یادِ الٰہی کا بولنا ہو۔
- میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔ (جامع الاصول:9317)

صلہ رحمی کی فضیلت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صلہ رحمی تیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرمائی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے رزق میں کشادگی ہو اور اُس کی عمر دراز ہو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔“ (صحیح مسلم:6524)

قطع تعلقی ناپسندیدہ عمل:

قطع تعلقی کرنا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند تھا۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے۔ تو ایک نوجوان اس مجلس سے اُٹھا اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا۔ اُس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

” بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوئی تھی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود ہو۔“ (شعب الایمان:7590)

تعلق جوڑنا:

ایک شخص نے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں اُن سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کی بات سن کر فرمایا:

”اگر بات ایسے ہی ہے جو جیسے تم نے کہی تو تم اُن کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے مقابلے میں تمہارا ایک مددگار رہے گا۔“ (صحیح مسلم:6525)

صلہ رحمی کا حکم:

ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میرا ایک چچازاد بھائی ہے میں اس کے پاس کوئی چیز مانگنے جاتا ہوں تو مجھے کچھ بھی نہیں دیتا نہ میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے پھر اسے مجھ سے کوئی کام پڑ جاتا ہے تو وہ آکر مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کچھ بھی نہیں دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ وہ کام کروں جو اچھا ہے یعنی اس سے صلہ رحمی کروں اور قسم کا کفارہ ادا کروں۔ (سنن نسائی : 3788)

تعلق جوڑنا نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وصف:

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

حاصلِ کلام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ سے صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ ہمیں بھی صلہ رحمی کو فروغ دینے اور قطع رحمی سے گریز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔ معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ جبکہ قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے اور خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

جواب:

صلہ رحمی کی صورتیں

صلہ رحمی کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا۔
- اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو اُن کی مدد کرنا۔
- ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا۔
- رشتہ داروں پر احسان کرنا اُن پر صدقہ خیرات کرنا۔

سوال2: صلہ رحمی کے حوالے سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھیں۔

جواب:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری:2769)

سوال3: صلہ رحمی کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

صلہ رحمی کی فضیلت

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے صلہ رحمی تیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرمائی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے رزق میں کشادگی ہو اور اُس کی عمر دراز ہو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔" (صحیح مسلم:6524)

سوال4: صلہ رحمی کے دو فائدے بیان کریں۔

جواب:

صلہ رحمی کے فائدے

صلہ رحمی کے درج ذیل فائدے ہیں:

- صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔
- خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔

- معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے۔
- معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔

سوال5: قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **قطع رحمی کے نقصانات**

قطع رحمی کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے۔
- معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔
- خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

سوال6: صلہ رحمی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **صلہ رحمی**

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا، رشتوں کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

سوال7: قطع رحمی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **قطع رحمی**

جب کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو نقصان اٹھانے والا قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو کن نو باتوں کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو نو باتوں کا حکم**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے:

- مخفی اور اعلانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔
- غصہ میں ہو یا خوشی میں ہمیشہ انصاف کی بات کہوں۔
- دونوں حالتوں میں (غصہ اور خوشی) اعتدال پر قائم رہوں۔
- جو مجھ سے تعلق توڑے میں اُس سے تعلق جوڑوں۔
- جو مجھے نہ دے میں اُسے عطا کروں۔
- جو مجھ پر ظلم کرے میں اُسے معاف کر دوں۔
- میری خاموشی فکر پر مبنی ہو۔
- میرا بولنا یادِ الٰہی کا بولنا ہو۔
- میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔ (جامع الاصول:9317)

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے تعلق جوڑنے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **تعلق جوڑنا**

ایک شخص نے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں اُن سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس کی بات سن کر فرمایا:

”اگر بات ایسے ہی ہے جو جیسے تم نے کہی تو تم اُن کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے مقابلے میں تمہارا ایک مددگار رہے گا۔“ (صحیح مسلم:6525)

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قطع تعلقی کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **قطع تعلقی ناپسندیدہ عمل**

قطع تعلقی کرنا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند تھا۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے۔ تو ایک نوجوان اس مجلس سے اُٹھا اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا۔ اُس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوئی تھی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود ہو۔"

(شعب الایمان:7590)

سوال11: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے کس وصف کو صداقت کے طور پر پیش کیا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصف**

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **صلہ رحمی سے مراد ہے:**
(A) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنا (B) کثرت سے صدقات وخیرات کرنا
(C) فضول خرچی سے بچنا (D) تکالیف کو برداشت کرنا

2۔ **عمر اور رزق میں اضافہ وبرکت کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا:**
(A) صلہ رحمی کا (B) کفایت شعاری کا (C) صبر و تحمل کا (D) میانہ روی کا

3۔ **رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے:**
(A) کفایت شعاری (B) میانہ روی (C) صلہ رحمی (D) قطع رحمی

4۔ **حدیث مبارک کی روشنی میں اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے جو:**
(A) کبھی کسی سے نہ جھگڑے (B) ہمیشہ ادب سے بات کرے
(C) کبھی کسی سے تعلق نہ توڑے (D) توڑنے والے سے تعلق جوڑے

5۔ **اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلق توڑنے والے شخص سے:**
(A) سختی کرنی چاہیے (B) بحث کرنی چاہیے (C) تعلق جوڑنا چاہیے (D) تعلق توڑنا چاہیے

6۔ **اللہ تعالیٰ نے نقصان اُٹھانے والا قرار دیا ہے:**
(A) قطع رحمی کرنے والے کو (B) صلہ رحمی کرنے والے کو (C) کفایت شعاری کرنے والے کو (D) صبر و تحمل کرنے والے کو

7۔ **قیامت کے دن پوچھا جائے گا:**
(A) قطع رحمی کے متعلق (B) صلہ رحمی کے متعلق (C) کفایت شعاری کے متعلق (D) صبر و تحمل کے متعلق

8۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے کر دوں:**
(A) معاف (B) جواب دوں (C) ظلم کروں (D) صبر کروں

9۔ **میری خاموشی مبنی ہونی چاہیے:**
(A) اطاعت پر (B) فکر پر (C) شکر پر (D) صبر پر

10۔ غصہ میں ہوں یا خوشی میں ہمیشہ بات کہوں:
(A) سچ کی (B) حق کی (C) انصاف کی (D) صلہ رحمی کی

11۔ مخفی اور اعلانیہ ہر حال میں ڈرتے رہنا چاہیے:
(A) لوگوں سے (B) رشتہ داروں سے (C) دنیا سے (D) اللہ سے

12۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند تھا:
(A) جھوٹ بولنا (B) قطع رحمی کرنا (C) صلہ رحمی کرنا (D) صبر کرنا

13۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں موجود ہو:
(A) قطع رحمی کرنے والا (B) جھوٹ بولنے والا (C) خیانت کرنے والا (D) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا

14۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خیال رکھتے تھے:
(A) والدین کا (B) مکہ والوں کا (C) رشتہ داروں کا (D) غلاموں کا

15۔ صلہ رحمی سے افراد میں باہمی پیدا ہوتی ہے:
(A) محبت (B) نفرت (C) امن (D) مسائل

16۔ قطع رحمی سے افراد میں باہمی پروان چڑھتی ہے:
(A) محبت (B) نفرت (C) امن (D) مسائل

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5	6	7	8
A	A	D	D	C	A	B	A
9	10	11	12	13	14	15	16
B	C	D	B	A	C	A	B

مشقی سوالات

1. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) صلہ رحمی سے مراد ہے:
(A) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنا (B) کثرت سے صدقات وخیرات کرنا
(C) فضول خرچی سے بچنا (D) تکالیف کو برداشت کرنا

(ii) عمر اور رزق میں اضافہ وبرکت کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا:
(A) صلہ رحمی کا (B) کفایت شعاری کا (C) صبر وتحمل کا (D) میانہ روی کا

(iii) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے:
(A) کفایت شعاری (B) میانہ روی (C) صلہ رحمی (D) قطع رحمی

(iv) حدیث مبارک کی روشنی میں اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے جو:
(A) کبھی کسی سے نہ جھگڑے (B) ہمیشہ ادب سے بات کرے
(C) کبھی کسی سے تعلق نہ توڑے (D) توڑنے والے سے تعلق جوڑے

(v) اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلق توڑنے والے شخص سے:
(A) سختی کرنی چاہیے (B) بحث کرنی چاہیے (C) تعلق جوڑنا چاہیے (D) تعلق توڑنا چاہیے

﴾مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴿

5	4	3	2	1
C	D	D	A	A

.2 **مختصر جواب دیں:**

سوال1: نبی کریم صحابہ کرام کو کس طرح صلہ رحمی کی تلقین فرماتے تھے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعے کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب: **حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ**

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری:2769)

سوال2: صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

جواب: **صلہ رحمی کی صورتیں**

صلہ رحمی کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا۔
- اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو اُن کی مدد کرنا۔
- ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کا ہاں آنا جانا۔
- رشتہ داروں پر احسان کرنا اُن پر صدقہ خیرات کرنا۔

سوال3: صلہ رحمی کے دو فائدے اور قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **صلہ رحمی کے فائدے**

صلہ رحمی کے درج ذیل فائدے ہیں:

- صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔
- خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔
- معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے۔
- معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔

قطع رحمی کے نقصانات

قطع رحمی کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے۔
- معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔
- خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

سوال4: صلہ رحمی خاندانی نظام کے استحکام کا باعث ہے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: **خاندانی نظام کا استحکام**

صلہ رحمی خاندان کے استحکام کی بنیاد ہے کیونکہ یہ محبت، اخوت اور ہم آہنگی کو فروغ دیتی ہے۔ اس سے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ تنازعات کم ہوتے ہیں اور سکون و خوشحالی کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمی بھی صلہ رحمی کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

3. **تفصیلی جواب دیں:**

سوال 1: صلہ رحمی کی اہمیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں:

- طلبہ موجودہ دور میں بکھرتے ہوئے خاندانی نظام کے استحکام کے لیے خاندان کے افراد کی ذمہ داریوں کی فہرست بنائیں۔
- طلبہ صلہ رحمی کی مختلف صورتوں پر کمرہ جماعت میں مذاکرے کا اہتمام کریں۔

خواتین کے ساتھ حُسن سلوک

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: **خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک**

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں۔ مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم وستم کا شکار بنایا گیا۔

ارشادِ ربانی:

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ترجمہ: اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔ (سورۃ النساء:19)

احادیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے فرامین مبارکہ اور سیرت طیبہ سے خواتین کی قدرو منزلت اجاگر ہوتی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔

(جامع ترمذی:3895)

جنت کی بشارت:

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسلام نے فرمایا:

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔"

(صحیح مسلم:6695)

جنت کا ذریعہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جنت میں داخل کرے گا۔" (سنن ابی داؤد، 5146)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسنِ سلوک:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے عورت کو وہ عزت دی کہ قیامت تک کے لیے اس کا مقام ومرتبہ سب پر واضح ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو ان کی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ انہیں خوش آمدید

کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان: 8927)

ماں کی عظمت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔" (سنن نسائی: 3106)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احترام:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفت گو فرماتے رہے۔

اعمالِ صالحہ کا اجر:

اللہ تعالیٰ نے اعمالِ صالحہ کی جو صلاحیت مرد کو عطا فرمائی ہے وہ عورتوں کو بھی بخشی ہے۔ البتہ مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں تھوڑا فرق ہے۔ مرد اگر میدان میں جا کر جہاد کرتا ہے تو عورت اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انھیں مجاہد بنا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کا اجر ان کے مزاج کے مطابق کام میں رکھ دیا ہے۔ عہد نبوت میں خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں۔

خواتین کی تعلیم کا اہتمام:

ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ مرد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ استفادہ کرنے کی وجہ سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہماری تربیت کے لیے کوئی دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خواتین سے ملاقات فرماتے اور انھیں تعلیم دیتے۔

حاصلِ کلام:

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کر دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر رش لگانے اور راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔ عوامی مقامات پر مختصر لباس پہننے سے گریز کریں اور ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں کیوں کہ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: اسلام کی آمد سے پہلے عورتوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟

جواب: **اسلام کی آمد سے قبل عورتوں سے سلوک**

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں۔ مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا شکار بنایا گیا۔ مثلاً بچیوں کو زندہ دفن کر دینا، وراثت میں حصہ نہ دینا، ونی کر دینا وغیرہ۔

سوال 2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خواتین کی تربیت کے لیے کیا اقدام کیا؟

جواب: **خواتین کی تربیت**

ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ مرد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ استفادہ کرنے کی وجہ سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہماری تربیت کے لیے کوئی دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خواتین سے ملاقات فرماتے اور انھیں تعلیم دیتے۔

سوال3: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی آمد پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کرتے تھے؟

جواب: **حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسنِ سلوک**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنھا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو ان کی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان: 8927)

سوال4: دو بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **جنت کی بشارت**

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اسلام نے فرمایا:

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔" (صحیح مسلم: 6695)

سوال5: ہمیں خواتین کے ساتھ کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: **خواتین کے ساتھ رویہ**

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ:

- خواتین کا احترام کریں۔
- خواتین پر آوازیں کسنے سے گریز کریں۔
- خواتین کو گھور کر دیکھنے سے اجتناب کریں۔
- خواتین کے راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔
- ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں۔
- ان کا مذاق نہ اُڑائیں۔

سوال6: خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: **ارشادِ ربانی**

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ترجمہ: اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔ (سورۃ النساء: 19)

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ماں کی عظمت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **ماں کی عظمت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔" (سنن نسائی: 3106)

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسنِ سلوک بتائیں۔

جواب: **حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسنِ سلوک**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفت گو فرماتے رہے۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنت کا سبب کسے قرار دیا ہے؟

جواب: **جنت کا سبب**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جنت میں داخل کرے گا۔" (سنن ابی داؤد، 5146)

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بہترین لوگ کن کو قرار دیا ہے؟

جواب: **بہترین لوگ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔" (جامع ترمذی: 3895)

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **جنت کس کے قدموں میں ہے؟**
(A) ماں (B) بیٹی (C) بہن (D) بیوی

2۔ **کون سا شخص دو انگلیوں کی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہو گا؟**
(A) دو بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا (B) صدقہ وخیرات کرنے والا
(C) مسلسل روزے رکھنے والا (D) دوسروں کو معاف کرنے والا

3۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے احترام کے لیے:**
(A) کھڑے ہو جاتے تھے (B) پھول بچھایا کرتے تھے
(C) اہل خانہ کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے (D) ان کے قدموں میں قالین بچھاتے تھے

4۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھلائی کی وصیت فرمائی:**
(A) عورتوں کے ساتھ (B) طلبہ کے ساتھ (C) تاجروں کے ساتھ (D) عمال کے ساتھ

5۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استقبال کے لیے:**
(A) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی (B) امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھیجا
(C) خواتین کا ایک وفد بھیجا (D) جانور قربان کیے

6۔ **رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھا برتاؤ کرتے ہیں:**
(A) عورتوں کے ساتھ (B) حکمرانوں کے ساتھ (C) جانوروں کے ساتھ (D) مردوں کے ساتھ

7۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنت کا سبب قرار دیا:**
(A) بیٹے کی پرورش کو (B) بیٹی کی پرورش کو (C) غلام کی پرورش کو (D) لونڈی کی پرورش کی

8۔ **جس کی ایک بیٹی ہو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اس کی توہین نہ کرے بیٹے کو اس پر فوقیت نہ دے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے عطا کرے گا:**
(A) مال ودولت (B) عہدہ ومنصب (C) جنت (D) شہرت

9۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ کا نام ہے:

(A) حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(C) حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (D) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

10۔ خواتین اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انہیں بنا سکتی ہیں:

(A) مجاہد (B) استاد (C) معلم (D) بخیل

11۔ کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا:

(A) خواتین کے احترام کے بغیر (B) بچوں کے احترام کے بغیر (C) تعلیم کے بغیر (D) مال و دولت کے بغیر

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

6	5	4	3	2	1
A	A	A	A	A	A
	11	10	9	8	7
	A	A	D	C	B

مشقی سوالات

1. درست جواب کا انتخاب کریں:

(i) جنت کس کے قدموں میں ہے؟

(A) ماں (B) بیٹی (C) بہن (D) بیوی

(ii) کون سا شخص دو انگلیوں کی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہو گا؟

(A) دو بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا (B) صدقہ و خیرات کرنے والا

(C) مسلسل روزے رکھنے والا (D) دوسروں کو معاف کرنے والا

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے احترام کے لیے:

(A) کھڑے ہو جاتے تھے (B) پھول بچھایا کرتے تھے

(C) اہل خانہ کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے (D) ان کے قدموں میں قالین بچھاتے تھے

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھلائی کی وصیت فرمائی:

(A) عورتوں کے ساتھ (B) طلبہ کے ساتھ (C) تاجروں کے ساتھ (D) عمال کے ساتھ

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استقبال کے لیے:

(A) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی (B) امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھیجا

(C) خواتین کا ایک وفد بھیجا (D) جانور قربان کیے

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	A	A

2. مختصر جواب دیں:

سوال 1: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کرتے تھے؟

جواب: **حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسن سلوک**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ

وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو ان کی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان: 8927)

سوال2: دو بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **جنت کی بشارت**

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلام نے فرمایا:

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔" (صحیح مسلم:6695)

سوال3: معاشرتی زندگی میں خواتین کے احترام کے حوالے سے ہمیں کون سے اقدامات اُٹھانے چاہئیں؟

جواب: **خواتین کے ساتھ رویہ**

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ:

- خواتین کا احترام کریں۔
- خواتین پر آوازیں کسنے سے گریز کریں۔
- خواتین کو گھور کر دیکھنے سے اجتناب کریں۔
- خواتین کے راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔
- ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں۔
- ان کا مذاق نہ اُڑائیں۔

3. **تفصیلی جواب دیں:**

سوال1: سیرت طیبہ کی روشنی میں خواتین کے حسن سلوک پر جامع نوٹ تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر1

سرگرمیاں:

- طلبہ کمرہ جماعت میں خواتین کے احترام، حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر مذاکرہ کریں۔
- سیرتِ طیبہ کی روشنی میں اسلام میں خواتین کو دیے جانے والے احترام اور حقوق کی فہرست بنائیں۔
- اساتذہ کرام طلبہ کو تزکیہ نفس کے لیے بد نظری سے بچنے کی تلقین کریں۔ اور خواتین کے احترام کی ترغیب دیں۔

اندازِ تربیت

تفصیلی سوالات

سوال1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ تربیت**

انبیائے کرام علیہ السلام کی ذمہ داری:

انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے۔

اندازِ تربیت میں بنیادی نکتہ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت میں یہ بات بنیادی نکتے کی حیثیت رکھتی ہے کہ آپ نے پہلے خود عمل کر کے دکھانا ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے اس کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا۔

حکمت اور بصیرت سے تربیت:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی کی تربیت فرما رہے ہوتے تو مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظ خاطر رکھتے۔ بے محل بات نہ فرماتے، موقع محل کا خصوصی لحاظ فرماتے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی انسان کی غلطی پر کبھی

اس کو سرعام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر لوگوں کو اشارتاً نصیحت فرما دیتے تھے۔

مسلسل روزہ رکھنے والے صحابہ کی تربیت:

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہوگئی چہروں کے رنگ پیلے پڑ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک جگہ پر جہاں کافی لوگ جمع تھے ان کو خطاب کر کے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی کو دیکھ کر وہ طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں حالاں کہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد:4788)

یعنی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کو نام لے کر مخاطب کرنے کے بجائے اشارے سے بات کی تا کہ ان کی دل آزاری نہ ہو۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جب بھی نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو نصیحت کے وقت آنکھوں میں محبت و شفقت کی چمک ہوتی اور چہرے پر سختی کے بجائے نرمی کا انداز جھلکتا تھا۔

نرمی اور دل سوزی سے تربیت:

اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تا کہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے، چناں چہ ایک حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ:

ایک دیہاتی مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا، حتیٰ کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا جو پیشاب پر بہا دیا گیا۔ اس اعرابی صحابی نے دین کی سمجھ آ جانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں باپ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر قربان ہوں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا یہ مسجد ایسی جگہ ہیں کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ:529)

محبت آمیز اور مشفقانہ انداز تربیت:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان سے لگایا جا سکتا ہے، وہ کہتے ہیں:

میں دس برس تک حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کر سکا تو یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم:2309)

طویل وعظ و نصیحت سے گریز:

اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ زیادہ لمبے اور طویل وعظ و نصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو "جوامع الکلم" کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

مزاج اور نفسیات کے مطابق تربیت:

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آ کر عرض کیا:

اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، مثلاً قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی جاتیں، یا آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ فرماتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے وغیرہ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا، آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے وقوع کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ جواب دینے کے بجائے خود ہی سوال کرتے ہیں: تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری:6167)

اس سوال کے ذریعے سے آپ ایک حقیقت ذہن نشین کرائی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے مگر ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہو تو بے کار ہے۔ آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی اس خوش اسلوبی نے سائل کو احتساب نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

اچھے کام پر تعریف کرنا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر بات مناسب موقع پر کرتے تھے۔ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک بار ایک شخص نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یا رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں ایک مزدور آدمی ہوں، کسب حلال کے لیے مجھے پتھر توڑنے پڑتے ہیں، اس سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نا صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

تدریج کا اہتمام:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر کام اور ہر معاملہ میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے، زیر تربیت افراد کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے، مخاطب کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اسے احکام اسلامی کا پابند بناتے، اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

کہ اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، تم پہلے انھیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اس کے رسول ہیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری: 1395)

حاصل کلام:

آج بھی ہم اگر سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنالیں تو اس سے انشاءاللہ ایک صالح اور خوشگوار معاشرہ وجود میں آئے گا اور اس کے زیر سایہ پوری انسانیت کو امن و سکون کی دولت نصیب ہوگی۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت میں والدین، اساتذہ کرام اور علماء کرام کے لیے راہ نما اصول موجود ہیں۔ جن کو مشعل راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال 1: انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

جواب:

بعثت کا مقصد

انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے۔

سوال 2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت کے دو نمایاں اوصاف کیا تھے؟

جواب:

نمایاں اوصاف

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت کے نمایاں اوصاف درج ذیل تھے:

- حکمت اور بصیرت
- تدریج کا اہتمام

سوال3: کسی کی غلطی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اندازِ تربیت کیا ہوتا؟

جواب: **غلطی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ تربیت**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کسی انسان کی غلطی پر کبھی اس کو سرِعام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر لوگوں کو اشارتاً نصیحت فرمادیتے تھے۔ اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہِ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے، چناں چہ ایک حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ:

ایک دیہاتی مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا، حتیٰ کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا جو پیشاب پر بہا دیا گیا۔ اس اعرابی صحابی نے دین کی سمجھ آجانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں باپ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر قربان ہوں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا یہ مسجد ایسی جگہ ہیں کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ:529)

سوال4: مسلسل روزے رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **مسلسل روزے رکھنے والے صحابی سے ارشاد**

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہوگئی چہروں کے رنگ پیلے پڑ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک جگہ پر جہاں کافی لوگ جمع تھے ان کو خطاب کر کے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی کو دیکھ کر وہ طرزِ عمل اختیار کر لیتے ہیں حالاں کہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد:4788)

سوال5: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت میں کن کے لیے راہ نما اصول ہیں؟

جواب: **راہنما اصول**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت درج ذیل لوگوں کے لیے راہنما اصول ہیں:

- والدین
- اساتذہ کرام
- علما کرام

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے راہنما اصولوں کو مشعلِ راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

سوال6: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اچھے کام تعریف کیسے کرتے مثال دے کر واضح کریں۔

جواب: **اچھے کام کی حوصلہ افزائی**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر بات مناسب موقع پر کرتے تھے۔ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک بار ایک شخص نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یارسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں ایک مزدور آدمی ہوں، کسبِ حلال کے لیے مجھے پتھر توڑنے پڑتے ہیں، اس سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نا صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تربیت میں تدریج کا اہتمام کیسے فرماتے تھے؟

جواب: **تدریج کا اہتمام**

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر کام اور ہر معاملہ میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے، زیرِ تربیت افراد کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے، مخاطب کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اسے احکامِ اسلامی

کا پابند بناتے، اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

کہ اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جارہے ہو، تم پہلے انھیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اس کے رسول ہیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کرلیں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقراء میں تقسیم کردی جائے گی۔(صحیح بخاری: 1395)

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو جوامع الکلم کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب:

جوامع الکلم

اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ زیادہ لمبے اور طویل وعظ ونصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو "جوامع الکلم" کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مزاج اور نفسیات کے مطابق کیسے تربیت فرماتے تھے؟

جواب:

مزاج اور نفسیات کے مطابق تربیت

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر عرض کیا:

اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، مثلاً قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی جاتیں، یا آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ فرماتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے وغیرہ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا، آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے وقوع کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جواب دینے کے بجائے خود ہی سوال کرتے ہیں: تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری: 6167)

اس سوال کے ذریعے سے آپ ایک حقیقت ذہن نشین کرائی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے مگر ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہو تو بے کار ہے۔ آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اس خوش اسلوبی نے سائل کو احتساب نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

سوال10: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے محبت آمیز رویے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب:

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کے بیان سے لگایا جاسکتا ہے، وہ کہتے ہیں:

میں دس برس تک حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کر سکا تو یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم: 2309)

سوال11: ہمیں سیرتِ طیبہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سے کیا اخلاقی سبق حاصل ہوتا ہے؟

جواب:

اخلاقی سبق

آج بھی ہم اگر سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنالیں تو:

- اس سے انشاءاللہ ایک صالح اور خوشگوار معاشرہ وجود میں آئے گا۔
- اس کے زیرِ سایہ پوری انسانیت کو امن وسکون کی دولت نصیب ہو گی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دس سال تک خدمت کی:
(A) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا:
(A) مصر (B) یمن (C) شام (D) طائف

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا:
(A) تمھارا نام کیا ہے؟ (B) تم نے کیا تیاری کی ہے؟ (C) تم کس شہر ہو؟ (D) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شفقت سے ہاتھ چومے:
(A) پتھر توڑنے والے کے (B) صلہ رحمی کرنے والے کے (C) معاف کرنے والے کے (D) سخاوت کرنے والے کے

5۔ بنی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تربیت کے حوالے سے ہر کام اور معاملہ میں اہتمام فرماتے تھے:
(A) تدریج کا (B) وعظ و نصیحت کا (C) تحریر و تقریر کا (D) ذاتی دل چسپی کا

6۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کی اصلاح ہے:
(A) اخلاق اور رویوں کی (B) تعلیمی قابلیت کی (C) تربیت کی (D) عبادات کی

7۔ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے:
(A) والدین (B) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (C) علماء کرام (D) اساتذۂ کرام

8۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت کے نمایاں ترین اوصاف ہیں:
(A) سختی (B) سزا (C) حکمت و بصیرت (D) تدریج

9۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی کی تربیت فرماتے تو مخاطب کی ملحوظِ خاطر رکھتے:
(A) مقام و مرتبہ (B) تعلیمی قابلیت (C) حسب نسب (D) ذہنی استعداد

10۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی انسان کی غلطی پر اُس کو نہ ٹوکتے:
(A) نام لے کر (B) اشارے سے (C) والدین کا نام لے کر (D) خاموشی سے

11۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب بھی نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے:
(A) ذہنی استعداد کا (B) دل آزاری نہ ہو (C) اشارے سے (D) خاموشی سے

12۔ اللہ تعالیٰ کے لے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے:
(A) مندر (B) گرجا گھر (C) مسجد (D) سکول

13۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت کی خصوصی صفت ہے:
(A) جوامع الکلم (B) خوبصورتی (C) مھیمن (D) نذیر

14۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم کی:
(A) تعریف کرتے (B) سرزنش کرتے (C) انعام دیتے (D) خوشی کا اظہار کرتے

15۔ صحابی کے ہاتھوں پہ نشانات پڑ گئے:
(A) سامان اٹھانے سے (B) پتھر توڑنے سے (C) سخاوت کرنے سے (D) مزدوری کرنے سے

16۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن میں کس صحابی کو بھیجا؟
(A) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (B) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(C) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ (D) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	A	A	A	B	B	A
16	15	14	13	12	11	10	9
D	B	A	A	C	A	A	D

مشقی سوالات

.1 **درست جواب کا انتخاب کریں:**

(i) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی دس سال تک خدمت کی:**

(A) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(C) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(ii) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا:**

(A) مصر (B) یمن (C) شام (D) طائف

(iii) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا:**

(A) تمھارا نام کیا ہے؟ (B) تم نے کیا تیاری کی ہے؟ (C) تم کس شہر ہو؟ (D) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

(iv) **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے شفقت سے ہاتھ چوے:**

(A) پتھر توڑنے والے کے (B) صلہ رحمی کرنے والے کے (C) معاف کرنے والے کے (D) سخاوت کرنے والے کے

(v) **بنی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ تربیت کے حوالے سے ہر کام اور معاملہ میں اہتمام فرماتے تھے:**

(A) تدریج کا (B) وعظ و نصیحت کا (C) تحریر و تقریر کا (D) ذاتی دل چسپی کا

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
A	A	B	B	A

.2 **مختصر جواب دیں:**

سوال1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مخاطب کے جزبات اور احساسات کے ساتھ اس کے مزاج اور نفسیات کا کس طرح خیال رکھتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔

جواب: **مزاج اور نفسیات کے مطابق تربیت**

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر عرض کیا:

اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، مثلاً قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی جاتیں، یا آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ فرماتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے وغیرہ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا، آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے وقوع کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جواب دینے کے بجائے خود ہی سوال کرتے ہیں: تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری: 6167)

اس سوال کے ذریعے سے آپ ایک حقیقت ذہن نشین کرائی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے مگر ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہو تو بے کار ہے۔ آپ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی اس خوش اسلوبی نے سائل کو احتساب نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اصلاح و تربیت کے لیے کس طرح گفتگو فرماتے تھے؟

جواب: <u>**جوامع الکلم**</u>

اصلاح وتربیت کے سلسلہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ لمبے اور طویل وعظ ونصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو "جوامع الکلم" کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

سوال3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کس طرح حوصلہ افزائی فرماتے تھے؟ مثال دے کر واضح کریں۔۔

جواب: <u>**اچھے کام کی حوصلہ افزائی**</u>

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر بات مناسب موقع پر کرتے تھے۔ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک بار ایک شخص نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یارسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں ایک مزدور آدمی ہوں، کسب حلال کے لیے مجھے پتھر توڑنے پڑتے ہیں، اس سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نا صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

3. **تفصیلی جواب دیں۔**

1۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں:

- طلبہ نبی کریمؐ کے انداز تربیت کی خوبیوں پر مذاکرہ کریں۔